

پریشانی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں



جذباتی جنگوں پر کلامِ خدا کی قوت سے فتح پانا!

جوئیس مائیر

گذشتہ اشاعت باعنوان ”میری مدد کریں میں پریشان ہوں“۔

فکر مندی

کے بارے میں

سیدھی سیدھی باتیں

مصنفہ: جوئیس ماتیر

Straight Talk on Worry

Written by: *Joyce Meyer*

Translated by: Dr. Faisal

فہرست

4	تعارف
6	حصہ اول: محفوظ جگہ پر بسیر
7	1 حفاظت میں رہنا
13	2 راستے میں لگے اشاروں پر غور کریں: خدا پر بھروسہ کرنا
27	3 سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا
46	4 خدا کے خیالات ہمارے خیالات سے بلند ہیں
77	حصہ دوئم: فکر مندی پر غلبہ پانے والی آیات
80	فکر مندی پر غلبہ پانے کی دُعا
81	نجات کے لئے دُعا

تعارف

خدا آپ کے ساتھ ایک سودا کرنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ اپنی ساری فکریں، مصائب، ناکامیاں۔۔۔ خاک وراکھ۔۔۔ اُسے دے دیں اور بدلے میں وہ آپ کو دلکشی (جمال) بخشے گا۔ وہ آپ کی فکریں آپ سے لے گا اور اس کے بدلے میں وہ آپ کی فکر کرے گا۔

پس خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہنا کہ وہ تمہیں وقت پر سر بلند کرے اور اپنی ساری فکر اُس پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہاری فکر ہے۔ (۱۔ پطرس 5:6-7)

خداوند خدا کی روح مجھ پر ہے
کیونکہ اس نے مجھے مسح کیا تاکہ حلیموں کو خوشخبری سناؤں۔
اس نے مجھے بھیجا کہ شکستہ دلوں کو تسلی دوں، قیدیوں کے لئے رہائی
اور اسیروں کے لئے آزادی کا اعلان کروں
صیون کے غمزدوں کے لئے یہ مقرر کر دوں کہ ان کے راکھ کے بدلے سہرا
اور ماتم کی جگہ خوشی کا روغن اور اداسی کے بدلے تائش کا نعلت بخشوں
تاکہ وہ صداقت کے درخت اور خداوند کے لگائے ہوئے کہلائیں کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔
(یسعیاہ 3,1:61)

خدا ہماری فکر کرنا چاہتا ہے لیکن اُسے ایسا کرنے کی اجازت دینے کے لئے ہمیں خود اپنی فکر کرنا چھوڑنا پڑے گا۔ بہت سے لوگ چاہتے تو ہیں کہ خدا ان کی فکر کرے لیکن وہ خدا کی رہنمائی کا انتظار کرنے کے بجائے ساتھ ہی ساتھ پریشان ہونا اور جواب کی تلاش کرنا بھی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ دراصل وہ اپنی خاک میں لٹے رہتے ہیں اور پھر بھی خدا سے خوبصورتی کی توقع کرتے ہیں۔ اگر ہم خدا سے خوبصورتی چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی راکھ اُسے دینی ہوگی۔

اپنی فکر میں خداوند کو دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اُس پر بھروسہ کریں کہ وہ کر سکتا ہے اور وہ ہی کرے گا۔ عبرانیوں 3:4 میں لکھا ہے کہ

”اور ہم جو ایمان لائے اس آرام میں داخل ہوئے ہیں جس طرح اس نے کہا کہ میں نے اپنے غضب میں قسم کھائی۔ کہ یہ میرے آرام میں داخل نہ ہونے پائیں گے۔ گو بنائے عالم کے وقت اس کے کام ہو چکے تھے۔“

ہم ایمان کے وسط سے خدا کے آرام میں داخل ہو سکتے ہیں۔ فکر مندی ایمان کے متضاد ہے۔ فکر مندی ہمارا اطمینان چھین لیتی ہے، جسمانی طور پر ہمیں تھکا دیتی ہے۔ اور یہاں تک کہ ہمیں بیمار کر سکتی ہے۔ اگر ہم فکر مندی کرتے ہیں تو ہم خدا پر بھروسہ نہیں کر رہے اور ہم خدا کے آرام میں داخل نہیں ہو رہے۔

کیا زبردست سودا ہے! آپ خدا کو راکھ دیں اور وہ آپ کو جمال بخشے گا۔ آپ اپنی تمام پریشانیاں اور فکر میں اسے دیں اور وہ آپ کو حفاظت، قیام، پچھنے کی جگہ اور بھرپور خوشی دے۔ یعنی اُس کی طرف سے خیال رکھے جانے کا شرف حاصل ہو گا۔

حصہ اول
محفوظ جگہ میں بسیرہ

باب اول

حفاظت میں رہنا

پوشیدگی میں

”جو حق تعالیٰ کے پردہ میں رہتا ہے وہ قادرِ مطلق کے سایہ میں سکونت کرے گا

(جس کے زور کے آگے کوئی دشمن ٹھہر نہیں سکتا)۔“ زبور 91:1

خدا کے پاس ایک چھپنے کی جگہ ہے جہاں ہم حفاظت سے رہ سکتے ہیں۔ یہ پوشیدہ جگہ خدا میں آرام کی جگہ ہے۔ ایسی جگہ جہاں ہمیں امن اور اطمینان میسر ہے۔ یہ پوشیدہ جگہ ”روحانی جگہ“ ہے۔ جہاں فکر غائب ہو جاتی ہے اور ایمان راج کرتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں خدا کی حضوری ہے۔ جب ہم خدا کے تلاش کرتے ہوئے اُس کی حضوری میں وقت گزارتے ہیں تو ہم اُس پوشیدہ جگہ میں ہوتے ہیں۔

”سکونت کرنا“ کے لفظی معنی، بے راہِ اختیار کرنا یا رہنے کے ہیں۔ جب ہم اِس پوشیدہ جگہ میں اور مسیح میں سکونت کرتے ہیں تو اِس کے معنی ہیں کہ ہم وہاں کبھی کبھار نہیں جاتے بلکہ مستقل رہائش اختیار کر لیتے ہیں۔ نئے عہد نامے میں یونانی زبان میں استعمال ہونے والا لفظ ”سکونت“ کے لئے یوحنا 7:15 لفظ ”قائم“ استعمال ہوا ہے۔ اور یہ بھی ایک یونانی لفظ ہی ہے۔ یسوع نے کہا ”کہ اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں۔ تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائے گا۔“

اگر آپ اور میں خدا میں قائم رہیں تو یہ خدا کے ساتھ سکونت کرنے اور رہنے کے برابر ہے۔ ایمپلیفائیڈ (Amplified) بائبل ترجمہ میں یوحنا 15:7 کا ترجمہ کچھ یوں کیا گیا ہے، ”اگر تم مجھ میں سکونت کرو (مجھ سے ملے رہو) اور میرا کلام تم میں قائم رہے اور تمہارے دلوں میں مسلسل جاگزیں رہے تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائے گا۔“

دوسرے الفاظ میں ہمیں خدا میں مضبوطی سے قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہر قسم کے حالات اور مصائب میں اپنی مدد کے منبع کو جاننے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایک محفوظ اور پوشیدہ جگہ کی ضرورت ہے جہاں خدا پر مکمل بھروسہ اور انحصار کیا جاسکتا ہے۔

چھپنے کی جگہ میں

جو حق تعالیٰ کے پردہ میں رہتا ہے وہ قادرِ مطلق کے سایہ میں سکونت کرے گا۔ (زبور 91:1)

زبور نویس کہتا ہے کہ جو اس پوشیدہ جگہ میں سکونت کرے گا وہ محفوظ اور آباد رہے گا۔ یہ پوشیدہ جگہ چھپنے کی جگہ، ذاتی جگہ اور پناہ کی جگہ ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم اُس وقت بھاگ کر جاسکتے ہیں جب ہم تکلیف میں، بوجھ سے دبے ہوئے یا تھکان سے چور محسوس کرتے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم اس وقت بھاگ کر جاتے ہیں جب ہم سے بدسلوکی ہوتی ہے یا ہم مسیح کی خاطر تائے جاتے ہوں اور جب ہماری ضرورت بہت بڑی ہو اور ہمیں ایسا محسوس ہو کہ ہماری ہمت جواب دے چکی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ جب میں چھوٹی تھی تو ہم ایک بڑی کشادہ، پر آسائش عمارت میں رہتے تھے۔ میری والدہ

اس مکان کی صفائی کا کام کرتی تھیں۔ جس کے ذریعے ہمارے کرائے کا بندوبست ہو جاتا تھا۔ یہ ایک بہت بڑی مالیشان عمارت تھی۔ جو کلڈی کی نقش کاری سے مزین تھی اور اس میں کچھ صاف ستھری چھپنے کی پوشیدہ جگہیں تھیں۔ ایک دن ان میں سے ایک چھپنے کی جگہ مجھے مل گئی۔ یہ سیڑھیوں کے نیچے ایک چھوٹا بیٹخ تھا اور اس کے ساتھ ایک میٹلی (داغ دار) کھڑکی تھی۔

آج بھی میں تصور میں اپنے آپ کو اس بیٹخ پر بیٹھے اور سوچ میں گم دیکھتی ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ چھوٹی عمر میں کیا سوچتی تھی لیکن مجھے یاد ہے کہ اُس وقت بھی میرے کچھ مسائل اور تکلیفیں تھیں۔

میری گھریلو زندگی میں کئی اُتار چڑھاؤ اور پریشان کن حالات تھے۔ سیڑھی کے نیچے وہ

نقش و نگار سے آویزاں جگہ جہاں ایک بیٹخ تھا میرے لئے چھپنے کی جگہ تھی۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں میں اُس وقت جاتی تھی جب میں خوف زدہ ہوتی یا مجھے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔

یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ خدا ہمارے چھپنے کی جگہ بنا چاہتا ہے۔

دنیا میں کچھ لوگ شراب کو اپنے چھپنے کی جگہ بنا لیتے ہیں، کچھ نشہ آور ادویات کو اور کچھ ٹی۔ وی۔ کو استعمال

کرتے ہیں کچھ تناؤ کے حالات میں سر پر چادر اوڑھ کر سو جاتے ہیں۔ دنیا میں بے شمار لوگ کئی چیزوں سے چھپ رہے ہیں۔

چھپنے کے لئے دنیا کی طرف دیکھنے کی بجائے خدا چاہتا ہے کہ ہم اُسے اپنے چھپنے کی جگہ بنالیں۔ ”حق تعالیٰ

کے پردہ میں رہنے“ کا یہی مطلب ہے۔ جب ہم مسائل سے دوچار ہوں یا مصیبت میں ہوں اُس وقت خدا چاہتا ہے کہ ہم

اُس کے پردوں کے محفوظ سائے کو اپنی پناہ گاہ بنالیں وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس میں بھاگ جائیں۔

قادرِ مطلق کے سایہ میں

’قادرِ مطلق کے سامنے میں سکونت کرے گا (جس کے زور کے آگے کوئی دشمن ٹھہر نہیں سکتا)۔ زبور 91:1

اگر ہم قادرِ مطلق کے پردے میں ہیں تو ہم کہاں ہوں گے؟ زبور تو یس کے مطابق قادرِ مطلق کے سامنے میں سکونت پذیر ہوں گے یہ وہ جگہ ہے جہاں خدا پاتا ہے کہ اُس کے لوگ رہیں۔ ہمارا آسمانی باپ یہ نہیں چاہتا کہ ہم کبھی کبھار گھبرا کر اُس کو ملنے چلے جائیں یا مصیبت کے وقت اُس کے پاس بھاگے جائیں وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے پروں کے نیچے رہیں اور وہاں سکونت کریں جب ہم ایسا کریں گے تو ہم قائم اور مضبوط رہیں گے کیونکہ کوئی بھی دشمن قادرِ مطلق کی طاقت کے سامنے کھرا نہیں رہ سکتا۔ اگر ہم اس جگہ قائم رہیں گے تو ابلیس ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

میری زندگی میں ایسا وقت بھی تھا جب میں اس پوشیدہ جگہ میں آیا یا کیا کرتی تھی لیکن کچھ عرصے سے میں نے یہ جان لیا کہ جب میں وہاں جاتی اور ٹھہرتی اور قیام کرتی ہوں تو میں بوجھ سے دبا ہوا محسوس نہیں کرتی۔ ہمیں کبھی کبھار نہیں بلکہ ہر وقت خداوند کی ضرورت ہے۔ یوحنا 15:5 میں یسوع نے کہا ”مجھ سے جدا ہو کر (میرے ساتھ ناگزیر تعلق کو توڑ کر) تم کچھ نہیں کر سکتے۔“

قادرِ مطلق کے سایے میں سکونت کرنے کے حقیقی معنی کیا ہیں؟ سب سے پہلے سایہ سے مراد ”سایہ“ ہی ہے یعنی سورج کی تپش اور دنیا کی گرمی سے حفاظت۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ سایہ کی مدد ہوتی ہے اگر خدا کے پروں کے سامنے میں رہنا چاہیں تو ہمیں اس انتہائی حد (سرحد) کے اندر رہنا پڑے گا۔ سرحد وہ درمیانی ملحدہ یا حصہ ہے جو دو خوبیوں یا شرائط کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ سایہ کی صورت میں حد وہ حصہ ہے جہاں سے سایہ ختم ہوتا اور سورج کی روشنی شروع ہوتی ہے۔

فرض کریں کہ دو پہر کا وقت ہے، سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے اور ہمیں ایک درخت نظر آتا ہے اگر ہم اس درخت کے نیچے جا کر کھڑے ہو جائیں تو سورج کے نیچے کھڑے رہنے کی نسبت ہم وہاں بے انتہا

سکون محسوس کریں گے۔

جب لوگ باہر سورج کی روشنی میں کام کرتے اور پسینے سے شرابور ہو جاتے ہیں تو اپنے آرام کے وقفہ کے دوران درخت کی چھاؤں کی تلاش کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے گھروں کے ارد گرد سائے دار درخت لگاتے ہیں جس سے گھر کے اندر کا درجہ حرارت کم ہو جاتا اور ٹھنڈک زیادہ ہو جاتی ہے۔ پس سایہ دار جگہ وہ دل پسند جگہ ہے جہاں لوگ آنا جانا پسند کرتے ہیں خاص کر گرمی کے دن میں۔

اگر ہم خدا کے پروں کی چھاؤں کے سائے میں رہنے کا فیصلہ کر لیں تو زندگی سہل ہو جائے گی۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ ہمیں زیادہ تپش محسوس نہیں ہوگی اور نہ ہی ہم پسینہ سے شرابور ہوں گے۔ اپنے مسائل کے بارے میں فکر مند ہونے کے بجائے ہم خدا میں آرام کریں گے۔

اگر ہم سورج کے بیچے ہی کھڑے رہنے کا فیصلہ کریں تو ہم بے آرامی، پسینے کی نمی، بے چارگی، پیاس اور خشکی محسوس کریں گے۔ یہ ہم میں سے ہر ایک کا شخصی فیصلہ ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہونا چاہتے ہیں؟ سائے میں (خدا پر بھروسہ) یا سورج کے بیچے (پسینے سے شرابور)؛ یسوع میں یا دنیا کی بے شمار مصیبتوں میں۔

آپ کہاں کھڑے ہونے کا فیصلہ کریں گے؟ میں بھی سایہ میں رہنا چاہتی ہوں۔ لیکن جیسا کہ ہم سب بار بار کرتے ہیں میں بھی کبھی کبھار اس سائے سے باہر نکل آتی ہوں۔ اور گرمی میں جہاں حالات اچھے نہیں کھڑی ہو جاتی ہوں اور جب میری ہمت جواب دینے ہی لگتی ہے تو میں دوبارہ سائے میں بھاگ جاتی ہوں تاکہ آرام پاؤں۔ اور پھر آخر کار دوبارہ سورج کی تپش میں لوٹ جاتی ہوں۔

رومیوں 1:17 کے مطابق ہم ایمان سے اور ایمان کے لئے زندہ رہ سکتے ہیں جب کہ ہمارا سفر کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ ایمان سے شک و بے یقینی اور پھر ایمان۔

لیکن کیا وجہ ہے کہ ہم تو اُس کے ساتے کے نیچے ہی رہنا چاہتے ہیں لیکن ہم اپنے آپ کو اُس سے باہر
محسوس کرتے ہیں؟ ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ ہم خدا کی حفاظت سے باہر ہو رہے ہیں اُن اشاروں کی مدد سے جو خدا
نے ہمارے راستے میں لگائے ہیں۔

باب دوئم

راستے میں لگے اشاروں پر غور کریں: خدا پر بھروسہ کرنا

تصور کریں کہ آپ کسی سڑک پر گاڑی چلا رہے ہیں۔ یہ سڑک زندگی کی شاہراہ ہے۔ شاہراہ کے درمیان میں لکیریں لگی ہوئی ہیں۔ بعض اوقات سڑک کے درمیان دوہری پٹی رنگ کی لکیریں انتباہ کرتی ہیں کہ اگر آپ ان لکیروں کو پار کریں گے تو مصیبت میں پھنس سکتے ہیں؛ آپ سامنے سے آنے والی گاڑی سے ٹکرانے کے بڑے خطرے میں پھنس سکتے ہیں۔

بعض اوقات سڑک پر سفید رنگ کی کھلی ہوئی لکیریں ہوتی ہیں جس کا مطلب ہے کہ آپ دوسری لین میں جا سکتے ہیں اور اپنے سے آگے والی گاڑی کو پار (پاس) کر کے آگے نکل سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ان لکیروں کو پار کر سکتے ہیں لیکن تو بھی اگر آپ سامنے سے آنے والی سواریوں کو نظر انداز کرتے ہیں تو مصیبت میں پھنس سکتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ بڑا حادثہ پیش آجائے۔

اس کے علاوہ سڑک کے اطراف میں اشارے لگے ہوتے ہیں جس میں مخصوص ہدایت یا انتباہ فراہم کی جاتی ہیں،

”یک طرفہ راستہ“، ”متبادل راستہ“، ”زیر تعمیر“، ”آگے موڑ ہے“ وغیرہ اگر آپ ان اشاروں میں دی گئی ہدایات کے مطابق آگے بڑھیں تو یہ آپ کو سفر میں آگے بڑھنے میں مدد کریں گے۔ آپ بائیں ہاتھ بہت آگے نکل کر دوسری گاڑی سے ٹکرانے سے بچ جائیں گے۔ یا دائیں ہاتھ آگے بڑھنے اور گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں گے۔

اسی طرح زندگی میں بھی روحانی اشارے ہوتے ہیں تاکہ ہم خدا کی حفاظت میں رہ سکیں ہمیں ان اشاروں

کے مطابق آگے بڑھنا چاہیے جو ہمیں بتاتے ہیں کہ فکر نہ کریں، خوف نہ کریں اور نہ ہی پریشان ہوں اور یہ بھی کہ اپنی
 فکریں اُس پر ڈال دیں۔ پھر بجائے اس کے کہ کسی طرح مسئلے کا حل تلاش کرنے میں لگ جائیں ہمیں ضرورت اس
 بات کی ہے کہ اپنی سوچوں کو ان باتوں پر لگائیں جو سچی، شرافت کی، واجب پاک، پسندیدہ، دلکش، نیکی اور تعریف کی ہیں۔
 8:4 فلپیوں

اگر ہم ان اشاروں کے مطابق آگے بڑھیں اور شاہراہ کی حدود کے اندر رہیں تو ہم راستے پر قائم رہ سکتے
 ہیں۔ ہم محفوظ رہیں گے اور اپنی زندگی میں خدا کے کلام کے عجیب و عددوں کے پورا ہونے کا تجربہ کریں گے۔

اشاروں کے مطابق آگے بڑھیں!

اور جب تو دہنی یا بائیں جانب مڑے تو تیرے کان تیرے پیچھے سے یہ آواز میں سنیں گے کہ راہ یہی ہے اس پر چل
 (یسعیاہ 30:21)

فرض کریں آپ زندگی کی شاہراہ پر گاڑی چلا رہے ہیں اور آپ سڑک کی دائیں جانب مڑنا شروع کر دیتے ہیں آپ
 دیکھتے ہیں کہ سڑک پہلے سے زیادہ نامموار ہو گئی ہے اور آپ گاڑی چلانے والے راستے پر غور کرنا شروع کر دیتے ہیں۔
 اسی وقت آپ کو یاد آجاتا ہے کہ چند میل پیچھے میں نے ایک اشارہ دیکھا تھا جس میں لکھا تھا ”خدا پر بھروسہ کرو اور فکر نہ
 کرو“

اگر آپ پھر بھی آگے بڑھنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو آپ سڑک سے مزید دور ہو جائیں گے اور گڑھے میں
 گر جائیں گے پھر وہاں سے نکلنے کے لئے آپ کو کسی ایسے ڈک کی مدد لینی پڑے گی جو رسی سے آپ کو باہر نکالے۔

اسی طرح جب ہم خدا پر بھروسہ کرنے کے بجائے فکر کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو ہم اس کی حفاظت سے بچل جاتے ہیں اور دشمن ہمیں آسانی سے آدبا تا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو نتیجہ کے طور پر ہمارا اطمینان کا تار جتا ہے۔

سیدھے راستے

”اور اپنے پاؤں کے لئے سیدھے راستے بناؤ، تاکہ لنگڑا بے راہ نہ ہو بلکہ شفاء پائے۔“ (عبرانیوں 12:13)

جب آپ کوئی غلط فیصلہ کرتے ہیں، جب خدا پر بھروسہ کرنے کی بجائے پریشان ہوتے رہتے ہیں تو آپ بے سکون ہونا اور اپنا ایمان کھونا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی اندازہ ہونے لگتا ہے کہ حالات اُس طرح سے درست نہیں رہے اور یہ کہ آپ راستے سے گنیں بھٹک چکے ہیں۔

جیسے ہی آپ کا اطمینان کا تار ہے آپ کو کھنا اور کہنا چاہیے ”ایک منٹ رکو، میں کہاں غلطی پر ہوں؟“ کئی دفعہ زندگی کی شاہراہ پر چلتے چلتے مجھے خیال آتا ہے کہ میرے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں اطمینان اور سکون موجود نہیں ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو میں ٹھہر جاتی ہوں اور کہتی ہوں خداوند میں نے کہاں سے غلط موڑ کاٹا ہے۔ میں جانتی ہوں میرے اطمینان کا جاتا رہنا ایک اشارہ ہے کہ میں اس کے پروں کے سامنے کی حفاظت سے باہر نکل آئی ہوں۔

عام طور پر اس کی اور وجوہات بھی ہوتی ہیں جن میں فکر کرنا، کوئی غلطی کر کے توبہ نہ کرنا اور کسی کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرنا اور اپنی غلطی کو محسوس نہ کرنا۔

اس حالت میں میں خدا سے صرف یہ سوال کرتی ہوں کہ خداوند مجھ پر ظاہر کر کہ میں نے کیوں اپنا

اطمینان کھو دیا ہے؟ اور جب ایک بار جب مجھے پتہ چل جاتا ہے تو میں دوبارہ درست حالت میں آنے کے لئے ضروری اقدامات کرتی ہوں۔

جس کام کو کرنے کے لئے خدا نے اپنا ارادہ آپ پر ظاہر کیا ہو اگر اس کو کرتے ہوئے آپ پر فکر مندی کا دورہ پڑ جائے تو میرا مشورہ ہے کہ آپ متی 32-6:25 کو با آواز بلند پڑھیں۔

فکر مندی چھوڑ دیں

”اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پہنیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنے گے کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟“ (متی 6:25)

اگر آپ وزن کم کرنے کے لئے پرہیزی غذا استعمال کر رہے ہیں تو آپ کو آیت کا پہلا حصہ جو کھانے پینے سے متعلق ہے وہ پڑھنا چاہیے، اگر آپ میری طرح ہیں تو آپ کو صرف کھانے کے بارے میں خیالات آئیں گے۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں وزن کم کرنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہوں تو سارا دن یہی سوچتی رہتی ہوں کہ میں کیا کھاؤں گی؟ کب کھاؤں گی؟ اور کیسے پکاؤں گی؟ یعنی ذہنی طور پر کھانے کے حساب کتاب میں لگی رہتی ہوں۔ اور چونکہ بعض اوقات میں صرف کھانے کے بارے میں ہی سوچتی رہتی ہوں تو یہ سوچیں میری بھوک کو مزید بڑھا دیتی ہیں!

میں ممکن ہے کہ ہم کھانے پینے کے بارے میں تو اتنا نہیں سوچتے لیکن ہم اپنے مخصوص حالات کے بارے میں زیادہ فکر مند رہتے ہیں کہ اگر ایسا ہو تو کیا ہو گا اگر ویسا ہو تو کیا ہو گا؟ ہم میں سے اکثر کے پاس کافی کپڑے،

مناسب خوراک اور آرام دہ مکان اور گاڑیاں ہیں۔ لیکن جب حالات خراب ہو جاتے ہیں اور ہمارا سامنا ناممکن حالات سے ہوتا ہے تو ہمارے ذہن میں آوازیں گونجنا شروع ہو جاتی ہیں ”اب تم کیا کرو گے؟“ اور ہم فکر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

پرندوں کو دیکھو

”ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بڑے اور نہ کالٹے ہیں اور نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟“ (متی 26:6)

کیا آپ نے کبھی کسی درخت پر بیٹھے پرندے کا دماغی توازن بگڑتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے کبھی کسی پرندے کو آگے پیچھے ٹپکتے اور یہ کہتے سنا ہے ”مجھے بڑی فکر ہے کہ اگلے کھانے کے لئے میرا کبیرا (کھانا) کہاں سے آئے گا، مجھے تو کبیرے چاہیں؟“ اگر آج خدا کبیرے پیدا کرنے چھوڑ دے تو کیا ہو گا اور میں کیا کروں گا؟ ہو سکتا ہے کہ میں بھوک سے مرنے لوں۔ ہو سکتا ہے کہ خدا کبیرے تو پیدا کر ہی دے لیکن وہ اتنے مزیدار نہ ہوں یا ہو سکتا ہے کہ وہ اس سال بارش ہی نہ بھیجے اور زمین سے کبیرے ہی نہ نکلیں؟ یا اس وقت کیا ہو گا جب مجھے میرے گھونسلے کے لئے تنکے ہی نہ ملیں؟ اگر کیا ہو گا، مگر کیا ہو گا؟

یسوع نے کہا پرندوں کو دیکھو ان کا ذہنی توازن خراب نہیں ہوتا وہ ہر روز باہر اڑتے، گاتے اور خوشی مناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میں سوچتی ہوں کہ اگر ہم ایک گھنٹہ نکال کر باہر جائیں اور پرندوں کو دیکھیں تو مجھے اور آپ کو کتنا

فکر سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

”تم میں ایسا کون ہے جو فکر کر کے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟“ (متی 6:27)

بلاشبہ مندرجہ بالا آیت میں کئے گئے سوال کا جواب ہے ”کچھ نہیں!“ لیکن اگر ہم فکر کو اپنی عادت بنا لیں گے تو ہماری زندگی کے دن تم ہو جائیں گے۔

فکر کرنے کی بجائے ہمیں ہوا کے پرندوں کی مانند بننے کی ضرورت ہے۔ جو مکمل طور پر خدا پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ انہیں خوراک مہیا کرے اور وہ سارا دن لگناتے ہیں جیسے کہ انہیں دنیا کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو۔

جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو

”پوشاک کے لئے کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں۔ وہ نہ محنت کرتے اور نہ کاٹتے ہیں۔ تو بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ سلیمان بھی باد جو اپنی ساری شان و شوکت کے ان میں سے کسی کی مانند ملبس نہ تھا۔ پس جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اسے تم اعتقادو تم کو کیوں نہ پہنائے گا؟“ (متی 6:30-28)

یہاں یسوع کہہ رہے ہیں کہ پھول پودے جسم کے کاموں میں نہیں پھنستے۔ سوسن (زنگس) کے پھول

اپنے وجود کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ جو وہ ہیں سو وہ ہیں اور خدا ان کو بہت شاندار لباس پہناتا ہے۔
 کیا ہم واقعی اس سوچ میں مبتلا ہیں کہ خدا ہمیں پرندوں اور پھولوں سے تم تر جج دیتا ہے۔

فکر مند نہ ہوں

”اس لئے فکر مند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پیئیں گے یا کیا پہنیں گے؟ کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش
 میں غیر فو میں رہتی ہیں اور تمہارا آسمانی باپ یہ جانتا ہے کہ تم ان سب چیزوں کے محتاج ہو۔“

(متی 6:31-32)

فکر کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ اس سبب سے ہم اس قسم کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ ”ہم کیا کھائیں گے؟، ہم
 کیا پیئیں گے؟، ہم کیا پہنیں گے؟“ دوسرے الفاظ میں ”ہم کیا کریں گے اگر خدا ہماری مدد کو نہیں آئے گا؟“
 ہم اپنے منہ کے الفاظ سے جلد ہی جھجھلانا اور بڑبڑانا شروع کر دیتے ہیں۔ اپنی فکروں کو دبانے اور خوف
 کو ختم کرنے کے بجائے ہم ان کو اور مضبوطی سے تھام (پکڑ) لیتے ہیں۔

اس طرح کام کرنے کے طریقے میں مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ یہ ان لوگوں کا طریقہ ہے جو یہ نہیں جانتے کہ ان
 کا ایک آسمانی باپ ہے۔ لیکن آپ اور میں جانتے ہیں کہ ہمارا ایک آسمانی باپ ہے، اور ہمیں اسی سوچ کو مد نظر رکھ کر
 عمل کرنا چاہیے۔ غیر ایماندار شاید یہ نہیں جانتے کہ اُس پر کیسے تکیہ کریں۔ لیکن ہمیں جاننا چاہیے۔

یسوع ہمیں اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ ہمارے مانگنے سے پہلے ہی ہماری ہر
 ضرورت کو جانتا ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے بارے میں کیوں فکر مند ہوں؟ اس کے بجائے ہمیں زیادہ ضروری باتوں

کی طرف دھیان لگانے کی ضرورت ہے۔۔ یعنی خدا کی باتوں کی طرف۔

سب سے پہلے ضروری باتوں پر دھیان کریں (تلاش کریں)

”بلکہ پہلے تم اس کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔“ (متی 6:33)

بہت سال پہلے میں اپنی بہت سے عبادت میں سے ایک عبادت پر جانے سے پہلے اپنے کمرے میں چکر لگایا کرتی تھی، اپنے آپ کو کام کے لئے تیار کرتی تھی، میں یوں دعا کرتی تھی ”اے خدا میری مدد کر!“ خدا سے مدد کے لئے دعا کرنے میں کوئی برائی نہیں، لیکن میں پریشانی سے دعا کرتی تھی نہ کہ ایمان سے۔

لیکن اب کلام کی خدمت سے پہلے میں مطالعہ کرتی اور جہاں تک اچھے طریقے سے ممکن ہو تیاری کرتی ہوں۔ پھر میننگ سے تھوڑی دیر پہلے میں خاموشی میں دعا، غور و خوص، خداوند کی پرستش اور اس کی رفاقت میں وقت گزارتی ہوں۔

ایک بار بھی خدا نے مجھے یہ نہیں کہا کہ بڑی بڑی میننگ کی چاہت کروں، ایک بار بھی اس نے مجھے نہیں کہا کہ زیادہ ہدیے کی آرزو کروں۔ میں صرف اس کی تلاش کرتی ہوں اور وہ لوگوں کی تعداد اور ہدیے کے مقدار اور باقی تمام چیزوں کی فکروہ کر لیتا ہے۔

اکثر اوقات ہم اپنا زیادہ وقت خدا سے اپنی دعاؤں کے جواب کی تلاش میں گزار دیتے ہیں جبکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم صرف خدا کی تلاش کریں۔

جب تک ہم خدا کی تلاش میں رہیں گے ہم اس کے پروں کے سایے میں پوشیدہ جگہ میں ہوں گے (زبور 91:4) اس

کے پروں کے سایہ میں بھروسہ اور پناہ ملے گی) لیکن جب ہم اپنی تمام مشکلات اور پریشان کن حالات کے جواب کی تلاش میں اور خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے بجائے اپنی آرزوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے تو ہم اس کے پروں کے سایہ سے باہر ہو جائیں گے۔

بہت سال تک میں خدا سے اپنی خدمت کی بڑھوتی کے لئے دعا کرتی رہی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میری خدمت جوں کی توں ہی رہی اور کبھی بھی اس میں بڑھوتی نہ ہوئی۔ بعض اوقات تو یہ مزید تنزلی کا شکار ہو گئی۔ جس بات کا مجھے احساس نہیں تھا وہ یہ تھی کہ مجھے صرف خدا کی بادشاہی کی تلاش کرنے کی ضرورت تھی اور ترقی تو اس کے ساتھ وہ خود شامل کر دیتا ہے۔ کیا آپ کو احساس ہے کہ آپ کو اپنی روحانی ترقی کے بارے میں بھی فکر مند ہونی کی ضرورت نہیں ہے؟ آپ کو صرف یہ کرنا ہے کہ خدا کی بادشاہی کی تلاش کریں اور آپ بڑھتے جائیں گے۔ خدا کی تلاش کریں، اس میں قائم رہیں اور وہ بہتات اور ترقی کو جاری کر دے گا۔

ایک بچہ صرف دودھ پیتا اور بڑھتا جاتا ہے۔ مجھے اور آپ کو صرف یہ کرنا ہے کہ خدا کے کلام کے دودھ کے مشاق ہوں اور ہم بڑھتے جائیں گے۔ (دیکھئے اپطرس 2:2)

ہم کسی بھی قسم کی حقیقی انسانی کامیابی کا تجربہ اپنی انسانی کوشش کے ذریعے نہیں کر سکتے۔ اس کے بجائے ہمیں خدا کی بادشاہی اور راستبازی کی تلاش کرنی چاہیے اور باقی تمام چیزیں بھی ہمیں مل جائیں گی۔ ہمیں خدا سے تحائف کی نہیں بلکہ اس کی حضور کی تلاش کرنی ہے۔

ساتے میں وقت گزریں

میں نے خداوند سے ایک درخواست کی ہے۔ میں اسی کا طالب رہوں گا
کہ میں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں، تاکہ خداوند کے جمال کو دیکھوں اور اس کی تہیکل میں استفسار کیا کروں۔

کیونکہ مصیبت کے دن وہ مجھے اپنے شامیانہ میں پوشیدہ رکھے گا
وہ مجھے اپنے خیمہ کے پردہ میں چھپالے گا۔ وہ مجھے چٹان پر چڑھادے گا۔

اب میں اپنے چاروں دشمنوں پر سرفراز کیا جاؤں گا
میں اس کے خیمہ میں خوشی کی قربانیاں گزاراؤں گا۔

میں گاؤں گا۔ میں خداوند کی مدح سرائی کروں گا۔ (زبور 4:27-6)

بعض اوقات ہم تنزلی کی زندگی گزارتے ہیں۔ کچھ سال پہلے میں بھی ایسا ہی کر رہی تھی۔ میں ایک بڑی
خدمت کی آرزو مند تھی۔ میں اپنی زندگی میں ہر قسم کی تبدیلی کی خواہاں تھی۔ کیونکہ میں خود کو پسند نہیں کرتی تھی۔ میں
پابندی تھی کہ میرے شوہر میں تبدیلی آجائے۔ میں اپنے بچوں میں تبدیلی کی خواہاں تھی، میں شفا اور خوشحالی کی تلاش
میں تھی۔ میں سورج کی تپش میں ہر چیز کے لئے ماری ماری پھر رہی تھی اور ساتے میں وقت نہیں گزار رہی تھی۔
پھر خدا نے دخل اندازی کی اور مجھے بتایا کہ میں کہاں غلط ہوں اس نے زبور 6:27-4 سے مجھے بارور
کروایا کہ مجھے اپنی زندگی کے تمام ایام میں پہلے اس کی حضوری کی تلاش کرنی ہے۔

اس وقت میں بے شمار چیزیں مانگ رہی تھی جن میں سے کسی کا تعلق بھی خدا کی حضوری سے نہیں تھا۔
پھر جب میں نے اس کی تلاش شروع کر دی تو اس کی حضوری کی مجھے سب سے زیادہ آرزو ہونے لگی۔ پھر جب مصیبت

میرے راستے میں آتی تھی تو وہ مجھے اس طرح چھپا لیتا جیسے کہ میں اس کے خیمہ میں یا محفوظ جگہ میں ہوں۔ جب دشمن آکر مجھے تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو میں خوشی کے نعرے لگاتی اور خداوند کی حمد کے گیت گاتی ہوں۔

ابلیس مجھ تک نہیں پہنچ سکتا تھا کیونکہ میں قادرِ مطلق کے ساتھ محفوظ مقام میں تھی۔ وہ مجھ تک پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔ ابلیس میرا ذہنی توازن نہیں بگاڑ سکتا تھا کیونکہ میں سایہ میں تھی جہاں مجھے کسی بھی چیز کی فکر نہیں تھی۔

کسی بات کے لئے پریشان نہ ہوں

”کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تماری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح مسیوع میں محفوظ رکھے گا۔“ (فلپیوں 4:6-7)

بہت سال پہلے خدا نے مجھے کہا کہ میں جب بھی دعا میں اس کے پاس آتی ہوں تو مجھے وہ سب کچھ اُس کو سونپنا ہے جو ابلیس مجھے دینے کی کوشش کرتا ہے۔

یہی دعا ہے۔ ابلیس ہمارے پاس آتا اور ہمیں کسی مسئلے میں الجھا دیتا ہے۔ ہمیں کہنا چاہیے کہ ”ہم اس کو نہیں اٹھا سکتے یہ بہت وزنی ہے خدا یہ مسئلہ ہم آپ کو دیتے ہیں“

فلپیوں 7-6:4 میں جو کچھ پولس نے کہا اس کا لب لباب یہ ہے کہ ”دعا کرو اور فکر نہ کرو“ وہ یہ نہیں کہہ رہا کہ ”دعا اور فکر کرو“ جب ہم دعا کرتے اور اپنے مسائل خدا کو سونپ دیتے ہیں یہ اس بات کی نشانی ہے کہ ہم خدا پر بھروسہ کر رہے ہیں۔ دعا کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔

اپنے پیٹے ڈینی کے معاملے میں مجھے اکثر ایسا ہی کرنا پڑتا تھا کیونکہ جب خدمت کی غرض سے میں اور میرے شوہر اکثر سفر میں ہوتے تھے تو وہ گھر پر ہی موجود ہوتا تھا۔ اکثر اپنے پیٹے ڈینی کو چھوڑ کر جانا میرے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔ اس کی گریجویٹیشن سے پہلے اس نے مجھے ایک دفعہ ٹیلی فون پر بتایا کہ اسکول میں وہ کچھ مسائل سے دوچار ہے اور یہ بھی کہ ہماری غیر موجودگی میں وہ ہماری کمی محسوس کر رہا تھا خاص کر جب وہ صبح سو کر اٹھتا ہے اور رات کو سونے سے پہلے۔

کئی سالوں سے ڈیو اور میں نے اپنے پیٹے کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کیے ہیں۔ ہم اس سے پیار کرتے ہیں اور وہ ہمیں پیار کرتا ہے۔ (ہمارا سب سے چھوٹا بیٹا دس سال کا تھا جب خدا نے ہم سے کہا کہ اب ہمارا اگلا بچہ ڈینی کے آنے کا وقت ہے۔ اس لئے ڈینی ہمارا لاڈ لایچھ ہے!) ہم اس کے بارے میں فکر مند تھے کیونکہ ہم جانتے تھے کہ اسے بائی اسکول اور وہاں کے دباؤ اور اخلاقی اثرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ہم میں سے ہر ایک کو زور مرہ کے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے جنہیں ہم نے ہی حل کرنا ہے۔ خود ستائی کے احساس کے بال میں پھنسنے اور نامناسب حالات کے باعث سر جھکا کر پھرتے رہنے سے کسی معاملے کا حل نہیں نکلے گا۔ میں نے اپنا مرکز نگاہ تبدیل کرنا ہے اور جو بائبل کہتی ہے وہ کرنا ہے یعنی۔ دعا!
جب ہم خدمت کے لئے باہر جاتے اور وہاں میں ڈینی کے لئے فکر مند ہونا شروع کرتی ہوں تو میں دعا کرتی ہوں۔

”باپ میں تیرا شکر کرتی ہوں کہ تو ڈینی کا خیال کرتا ہے۔ خداوند تیرا شکر ہو کہ تو اس کی زندگی کے لئے اچھا منصوبہ رکھتا ہے اور اس پر نگاہ رکھے ہوتے ہے اور اس کی زندگی میں بھلائی کے لئے کام کر رہا ہے۔ تیرا شکر ہو کہ وہ تیرے پیٹے بسوع کے خون میں پنہاں ہے۔“

جب آپ اور میں اس طرح دعا کرنا شروع کرتے ہیں تو ابلیس ہمیں چھوڑ دے گا۔ وہ دیکھ لے گا کہ ہم ہلنے والے نہیں اور یہ کہ ہم خدا پر بھروسہ کرنے پر ثابت قدم ہیں۔

مثبت رہیں

”مگر ایمان سے مانگیں اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اچھلتی ہے۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خداوند سے کچھ ملے گا۔“ (یعقوب 1:6-7)

اگر ہم دعا میں خداوند کے پاس اپنی فکریں لے کر جاتے ہیں اور ساتھ ہی فکر کرنا جاری رکھتے ہیں تو ہم ایک مثبت اور منفی قوت کو ملارہے ہیں۔ دعا مثبت قوت ہے اور فکر منفی قوت ہے۔ اگر ہم دونوں کو جمع کر دیں تو نتیجہ صفر نکلے گا۔ مجھے آپ کے بارے میں علم نہیں لیکن مجھے صفر قوت نہیں چاہیے۔ اس لئے میں دعا اور فکر کو یکجا نہیں کرتی۔

خدا نے ایک بار مجھ سے کلام کیا اور کہا بہت سے لوگ صفر قوت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ مثبت اور منفی کو ملا دیتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے لئے وہ مثبت اقرار کرتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد منفی اقرار کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر وہ دعا کرتے ہیں اور تھوڑی دیر وہ فکر کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر وہ بھروسہ رکھتے ہیں اور تھوڑی دیر وہ فکر کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ آگے پیچھے گھومتے ہیں اور کہیں بھی پہنچ نہیں پاتے۔

ہم فکر مندی سے انکار کریں اور خدا پر بھروسہ رکھنے کا فیصلہ کر کے کیوں نہ مثبت رہنے کا فیصلہ کریں!

باب سوم

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

دوسرا اشارہ پریشانی کا حل کرتا ہے۔ یہ اشارہ کہتا ہے کہ ”خوف نہ کرو اور پریشان نہ ہو۔“ اس اشارے میں بھی ایک تنبیہ ہے جو پہلے اشارے سے ملتی جلتی ہے۔ ”خدا پر بھروسہ کرو اور فکر نہ کرو“ لیکن اس کی نافرمانی کے نتائج کچھ زیادہ سخت ہیں۔ دائیں جانب مڑنے کا نتیجہ تو گڑھے میں گرنا تھا لیکن اس کے نتیجہ میں آپ سامنے سے آنے والی گاڑی سے تصادم کے خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ یہ اسی طرح ہے کہ کسی جگہ سے موڑ کاٹتے ہوئے پیلے رنگ کی دوہری لین کو پار کیا جائے۔

فکر کے مترادف پریشانی ایک ایسا بے چین کردینے والا احساس ہے جو اس وقت بھی ہمارے ساتھ چمٹا رہتا ہے جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے اپنی پریشانی کو حل کر لیا ہے۔ یہ فکر سے دو گنا زیادہ ہوتا ہے۔ جب ہم اس کی طرف جاتے ہیں تو ہم ایمان سے باہر قدم نکال کر خوف میں قدم رکھ دیتے ہیں خاص کر گل کا خوف، انجانا خوف اور پریشانی اس کا نتیجہ ہیں۔

پریشانی کے نشانات

”آدمی کا دل فکر مندی سے دب جاتا ہے (امثال 12:25)“

و بیسٹر (ڈکٹری) کے مطابق پریشانی ”بے چینی، تشویش یا فکر کی حالت“ ہے۔ بعض اوقات یہ بے چینی بالکل مبہم ہوتی ہے، ایسی چیز جس کو ہم اپنے ہاتھ سے چھو نہیں سکتے۔ ہمیں یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ اصل میں یہ ہے کیا؟ بس تو یہ جاننے ہیں کہ بعض اوقات لوگوں کے آس پاس ہوتے ہوئے بھی ہم بے چین ہوتے ہیں۔

و بیسٹر کے مطابق خوف ”کسی بد شگونی کا پریشان کن احساس ہے“ دوسرے الفاظ میں خوف پریشانی کا بد ترین معاملہ ہے۔

مجھے اپنی زندگی میں ایک پریشان کن واقعہ یاد ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں اتنے زیادہ برے تجربات کا سامنا کیا ہے کہ آخر کار میں اس نہج پر پہنچ گئی کہ میں توقع کرنے لگ گئی کہ اب برائی ہو گا۔ لیکن میں یہ نہیں سمجھ پارہی تھی کہ آخر کار میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے جب تک کہ خداوند نے کلام میں سے مجھ پر یہ ظاہر نہ کیا۔

ابلیسی بد شگونی

”مصیبت زدہ کے تمام ایام برے ہیں پر خوش دل ہمیشہ جشن کرتا ہے۔ (امثال 15:15)

بہت سال پہلے میں آئینہ کے سامنے بال بنا رہی تھی۔ مجھے مبہم سا پریشان کن احساس ہوا کہ کچھ برا ہونے والا ہے۔ اُس وقت میں سمجھ نہ سکی کہ وہ کیا تھا کیونکہ تھوڑی ہی دیر پہلے میں نے پاک روح کی معموری حاصل کرنے کے بعد کچھ دیر تک خدا کے کلام کا مطالعہ کیا تھا، بس مجھے یہ پتہ تھا کہ مجھے ڈر کا ایک غیر واضح سا خیال گزرا۔ پس میں نے خداوند سے پوچھنے کا فیصلہ کیا کہ یہ کون سی چیز ہے جو ہر وقت میرے ارد گرد منڈلاتی رہتی ہے؟ اور جہاں تک میری یادداشت جاتی ہے اس وقت سے میرے ساتھ ہے۔ خداوند نے مجھے بتایا کہ یہ ”ابلیسی بد شگونی“ ہے۔ میں نے یہ

اصطلاح کبھی نہیں سنی تھی اس لئے میں نے اپنے آپ سے سوال کیا ”آخر یہ ’بد شگونی‘ ہے کیا؟“ بس میں نے ڈکٹری میں سے اس کے معنی تلاش کئے۔ میں نے دریافت کیا کہ بد شگونی ”سرپرمنڈ لاتا بد قسمتی یا برائی کا احساس“ ہے۔ میں نے جانا کہ موجودہ لمحہ میں جو کچھ ہو رہا ہے بد شگونی کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ کسی واقعہ کے مستقبل میں نکلنے والے نتیجہ کے بارے میں منفی احساس ہے۔

اس وقت مجھے یہ علم نہیں تھا کہ یہ اصطلاح بائبل میں موجود ہے۔ بہر حال بعد میں میں نے امثال

15:15 میں اس کو پڑھا جہاں پر ایشان کن خیالات اور ایلیمی بد شگونی کا ذکر ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اس ایلیمی بد شگونی سے بچنا چھڑائیں تاکہ زندگی سے لطف اندوز ہو سکیں۔ لیکن یہ کہنا تو آسان ہے اور کرنا مشکل کیونکہ ہمارا مخالف ایلیمس یہ چاہتا ہے کہ ہم اس بات کا یقین کر لیں کہ ہمارے ساتھ کبھی کبھی کچھ اچھا نہیں ہو گا۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اس بات کا یقین کریں کہ ہمیں ہمیشہ غلط ہی سمجھا جائے گا، ہماری قدر نہیں کی جائے گی، کوئی بھی کبھی ہمیں پسند نہیں کرے گا، کوئی ہمارے ارد گرد رہنا پسند نہیں کرے گا اور یہ کہ کسی کو ہماری فکر نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے ماضی کے بارے میں شرم، حال کے بارے میں لاپرواہی اور مستقبل کے بارے میں مایوسی محسوس کریں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم فکر اور پریشانی کا ایسا بڑا پہاڑ اپنے اوپر اٹھالیں کہ خدا کے ساتھ ہمارا تعلق ہی ختم ہو جائے اور جو کام اُس نے ہمارے سپرد کیا ہے اُس کو پورا کرنے سے ہماری توجہ ہٹ جائے۔

لفظ پریشانی کا ہر مطلب اس امر کی تصدیق کرتا ہے یعنی ”کسی کام کے بارے میں فکر

مندی اور دباؤ“، ”فکر مندی پیدا کرنا، فکر مندی کا اظہار کرنا اور اس میں پڑے رہنا۔“

آپ چھڑائے گئے ہیں تو اس کا اقرار کریں!

”خداوند کے چھڑائے ہوئے یہی کہیں۔ جن کو اس نے فدیہ دے کر

(زبور 107:2)

مخالفت کے ہاتھ سے چھڑالیا۔“

ایک بار جب آپ پوری طرح یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ابلیس آپ کی توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے تو ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھیں نہ رہیں اور اس کو اجازت نہ دیں کہ وہ فکر اور منفی سوچوں کے ساتھ آپ کو اذیت دے۔ اپنا منہ کھولیں اور ایسا اقرار کریں جو وہ ہرگز سننا نہیں چاہتا اور وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ صبح میں اپنے اختیار کا اقرار کرنا شروع کر دیں۔

کبھی کبھار جب میں کسی کلیسیاء یا کسی سیمینار میں کلام سنانے کے لئے تیاری کرتی ہوں تو منفی خیالات میرے دماغ میں گولہ باری شروع کر دیتے ہیں۔

کچھ سال پہلے مجھے ایک خواتین کی میٹنگ کی رہنمائی کرنا تھی مجھے فکر لاحق ہو گئی کہ ایڈوانس میں رجسٹریشن کروانے والے لوگوں کی تعداد کتنی ہے۔ جب میں نے اپنی معاون سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ زیادہ لوگوں نے تو رجسٹریشن نہیں کروائی لیکن میٹنگ کے منتظرین کو یقین ہے کہ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی کافی حاضری ہوگی۔

اپنا تک ہی میرے ذہن میں ایک سوال اٹھ آیا ”اگر کوئی بھی نہ آیا تو؟، کیا ہو گا اگر میں اور میری ٹیم اتنا سفر کر کے وہاں پہنچیں اور بہت کم لوگ وہاں موجود ہوں؟“ پھر میں نے خود اپنے آپ کو حوصلہ دیا اور آواز بلند کہا ”سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔“

بعض اوقات ہمیں ایسا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو وہ اہلیسی بد شکونیاں ہمارے ارد گرد منڈلاتی رہیں گی تاکہ فکر اور پریشانی پیدا کریں۔

جب میں نے ان پریشان کن خیالات اور اہلیسی بد شکونیوں کو پہچان لیا اور ان پر اختیار جتنا شروع کر دیا، تو خدا نے میری زندگی میں کچھ چھکارا ڈالنا شروع کر دیا تاکہ میں خوش ہونا شروع کر سکوں۔

شیطان ہمارے ذہن میں پریشانی اور فکر مندی کے خیالات ڈالتا ہے اور بعض اوقات تو وہ ایسے خیالات کی ہمارے ذہنوں میں بوجھاڑ بھی کر دیتا ہے۔ وہ اُمید کرتا ہے کہ ہم ان کو قبول کریں گے اور اپنے منہ سے بھی کہیں گے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو اس کے پاس ایسا مواد موجود ہے کہ ہمارے پریشان دلوں کے خیالات کے مطابق ہماری زندگیوں میں ویسے ہی حالات پیدا کر دے۔

روحانی عالم میں الفاظ میں تخلیقی قوت ہے۔ پیدائش 3:1 میں لکھا ہے ”اور خداوند نے کہا کہ روشنی ہو جا

اور روشنی ہو گئی۔“

یسوع نے کہا، ”اس لئے فکر مند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے یا کیا پہننے گے۔“ (متی 31:6) اگر ہم کسی منفی سوچ کو لے کر اس کے بارے میں گفتگو شروع کر دیتے ہیں تو ہم اصل مسئلے سے چند قدم ہی دور رہ جاتے ہیں۔ ”پس کل کے لئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کرے گا۔ آج کے لئے آج ہی کا دکھ کافی ہے۔“ (متی 34:6)

زندگی سے خوش ہوں!

”بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ انسانیت علم اور مزاج کی غربت کی غیر فانی آرائش سے آراستہ رہے

کیونکہ خدا کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے۔ (اپطرس 4:3)

پریشانی کے اور معنی ”اندیشہ، تشویش، بے اطمینانی، ذہنی اضطراب“ بھی ہیں، پطرس رسول فرماتا ہے کہ خدا کو جس قسم کی روح پسند ہے وہ پسند سکون روح ہے، نہ کہ پریشان اور مضطرب روح۔

جب ہم مضطرب ہوتے ہیں تو اندر سے بے چین ہو جاتے ہیں اور ہمیں لگتا ہے کہ ہمارے پیٹ میں بل بڑھ رہے ہیں۔ ہر چیز ہمارے لئے بوجھ بن جاتی ہے۔ ایک بڑا، شدید اور بے انتہا بے چین کر دینے والا بوجھ۔ اور ہم خدا کی مرضی کے مطابق زندگی سے آرام اور حظ نہیں اٹھا سکتے۔

میرے معاملے میں میں ہمیشہ بے چین اور الجھن کا شکار رہتی تھی کیونکہ میرا بچپن ظلم و جبر کی وجہ سے مجھ سے چھن گیا تھا۔ بہت چھوٹی عمر میں ہی میں نے بڑوں کی طرح محسوس کرنا شروع کر دیا تھا) کیونکہ مجھے کبھی بچوں کی طرح رہنے کا موقع ہی نہیں ملا، مجھے یہ پتہ ہی نہیں کہ کس طرح سے بے فکری کیا ساتھ بچوں کی مانند بننا ہے۔ پس جب میری شادی ہوئی اور میرے بچے پیدا ہوئے، میں نہیں جانتی تھی کہ ان کے ساتھ کس طرح خوش رہوں۔ بہت سال تک میں اپنے شوہر کے ساتھ بھی خوش نہیں رہ سکی کیونکہ میں اُن کو تبدیل کرنے کی کوشش کرنے میں بے حد الجھی رہتی تھی۔ میں مسلسل اُن اور باقی سب کو کامل بنانے کی تگ و دو لگی رہتی تھی۔

اپنے بچوں کے باوجود میں ان کے ساتھ لطف اندوز نہیں ہوتی تھی۔ ہر روز جب وہ سکول کے لئے نکلتے تو میں اس بات کی یقین دہانی کرتی کہ ان کے بال بنے سنورے ہوئے ہیں، ان کے کپڑوں پر کوئی سلوٹ نہیں ہے اور ان کے کھانے کے ڈبے میں کھانا اچھی طرح سے محفوظ ہے۔ میں اپنے بچوں کو پیار کرتی تھی لیکن ان کے ساتھ لطف اندوز نہیں ہوتی تھی۔

میرا ایک خوبصورت گھر تھا، میں اسے بالکل بے داغ اور صاف رکھتی تھی۔ ہر چیز اس کی جگہ پر رہتی تھی لیکن میں اس سے لطف اندوز نہیں ہوتی تھی۔ کوئی اور بھی اُس گھر سے خوش نہیں ہوتا تھا۔ ہم اس میں زندگی نہیں گزار

سکتے تھے، ہم صرف اُسے دیکھ سکتے تھے۔

میرے بچوں کے پاس اچھے کھلونے تھے لیکن وہ ان سے لطف اندوز نہیں ہوتے تھے کیونکہ میں ان کو ایسا کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتی تھی۔ میں ان کو ان کے کھلونوں سے کھیلنے نہیں دیتی تھی۔

مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ مزہ کیا ہوتا ہے۔ پد جو کچھ بھی تھا میں سمجھتی ہی نہ تھی کہ میرا خاندان اس کا متحمل ہو سکتا ہے۔ میں نے یہ ٹھان لیا تھا کہ ”ہمیں مزے کے کیا ضرورت ہے بس ہمارے روز مرہ کے کام کاج پورے ہونے چاہے۔“

مجھے یاد ہے کہ میں اپنے بچوں سے کہتی کہ یہاں سے اٹھو اور جا کر کھیلو“ اور جب وہ کھیلنے چلے جاتے میں اُن کے پیچھے ہی جا کر اُن کو کہتی ”سارا گنڈ اٹھاؤ! ابھی اسی وقت سارا سامان اٹھا کر صفائی کو! تم صرف گنڈ ہی مچاتے ہو!“ اپنی زندگی کے اس حصے میں مجھے جاننے کی ضرورت تھی کہ اگر کام میری مرضی کے مطابق نہیں ہوتے تو دنیا ختم نہیں ہو جائے گی۔ مجھے آرام کرنا اور زندگی سے خوش ہونا سیکھنا تھا۔

بائبل زبور 26:118 میں فرماتی ہے، ”یہ وہی دن ہے جسے خداوند نے مقرر کیا۔ ہم اس میں شادمان ہوں گے اور خوشی منائیں گے۔“

یوحنا 33:16 میں یسوع نے فرمایا، ”میں نے یہ باتیں تم سے اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ۔ دنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں۔“

فلپیوں 4:4 میں پولس رسول فرماتے ہیں، ”خداوند میں خوش رہو۔ پھر کہتا ہوں کہ خوش رہو۔“

پریشان نہ ہوں، تھوڑا سا مسرور ہوں، خدا کو کام کرنے کا موقع دیں اور زندگی سے لطف اندوز ہونے کا

فیصلہ کریں۔

درجہ بدرجہ جلالی صورت میں بدلتے جائیں

مگر جب ہم سب کے بے نقاب چہروں سے خداوند کا جلال اس طرح منعکس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں تو اس خداوند کے ویلہ سے جو روح ہے ہم اسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔“ (2) (تختیوں 18:3)

کیا آپ جانتے ہیں کہ اگر آپ اُس وقت لطف اندوز ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں جب زندگی میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تو آپ زیادہ خوش نہیں رہ پائیں گے؟
اپنے ارد گرد سب کے کامل ہونے اور منزل، مقصود تک پہنچ کر مزے کرنے کے انتظار کی غلطی نہ کریں۔

بائبل بتاتی ہے کہ آپ اور میں خدا کی شبیہ بدستے ہیں اور درجہ بدرجہ بدل رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سیکھیں کہ کس طرح ہر مرحلے کے جلال سے لطف اندوز ہوں جس مرحلے میں ہم ہیں اور جس میں سے نکل کر ہم اگلے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہمیں یہ سیکھنا اور کہنا ہے کہ ”مجھے جہاں ہونا چاہیے میں وہاں نہیں ہوں، لیکن خدا کا شکر ہو میں وہاں بھی نہیں ہوں جہاں میں ہوا کرتی تھی، میں کہیں درمیان میں ہوں اور میں ہر زمانے سے لطف اندوز ہوں گی۔“

جب ہمارے بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ پیاری پیاری حرکات کرتے ہیں جیسے مسکراتا، آوازیں نکالنا وغیرہ لیکن وہ کچھ ایسے کام بھی کرتے ہیں جو اتنے پیارے نہیں لگتے جیسے رات میں اٹھ کر رونا، دانت کا نانا اور پیٹ خراب ہونا۔ ہم کہتے ہیں کہ ”جب وہ اس عمر سے نکل جائیں گے تو مجھے بڑی خوشی ہوگی تاکہ میں واقعی اُن کے ساتھ خوش ہو سکوں۔“ کسی نہ کسی طرح وہ اس مرحلے کو پار کر لیتے ہیں پھر وہ دوسرے مرحلے میں داخل ہوتے ہیں۔ اس نقطے پر وہ

پیاری پیاری باتیں کرتے اور حرکتیں کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ چلنا اور جو چیز ہاتھ میں آتی ہے اسے پھینکنا شروع کر دیتے ہیں۔ دوبارہ پھر ہم یہی امید کرتے ہیں کہ وہ اس عمر سے نکل جائیں اور آگے بڑھ جائیں۔

جلد ہی وہ چھوٹے بچوں کی نرسری میں چلے جاتے ہیں اور ہم کہتے ہیں، ”جب وہ اول جماعت میں پہنچیں گے تو مجھے بہت خوشی ہوگی پھر وہ ہر روز سکول جایا کریں گے۔“ پھر جیسے ہی وہ پرائمری سکول میں پہنچتے ہیں تو ہم کہتے ہیں، ”جب وہ سیکنڈری سکول شروع کریں گے تو مجھے بہت خوشی ہوگی“ اور پھر جب وہ سیکنڈری سکول پاس کر لیتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ”مجھے خوشی ہوگی جب وہ بڑے ہو جائیں گے اور شادی شدہ ہوں گے۔“

پھر ایک دن اچانک ہمیں خیال آتا ہے کہ ہم نے اُن کی زندگی کے کسی مرحلے سے بھی حظ نہیں اٹھایا۔ ہم نے ہمیشہ خوشی کے ساتھ ”تب“ کی شرط لگا رکھی تھی۔

میں اسی طرح زندگی گزارنے کی مادی تھی۔ میں ہمیشہ کسی اور وقت میں خوش ہونے کی منتظر رہی۔ جب میں پچاس لوگوں کی میننگ لیا کرتی تھی تو میں سوچتی تھی ”میں اُس وقت بہت خوش ہوں گی جب سینکڑوں لوگ میری میننگ میں آئیں گے۔“ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب آخر کار ایسا ہوا تو میں اس سے میں کوئی زیادہ خوش نہیں تھی۔

ہر زمانہ اپنے ساتھ مخصوص خوشی لے کر آتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے ساتھ مسائل کا تھوڑا سا سامان بھی لے کر آتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کسی بھی قسم کے حالات کے باوجود خوش رہنا سیکھیں۔

حالات کے باوجود خوش رہنا سیکھیں

”کیونکہ اے خداوند! تو نے مجھے اپنے کام سے خوش کیا۔ میں تیری صنعت کاری کے سبب سے شادیاں بجاؤں گا۔“

کچھ سال پہلے میں نے شادمانی کا در کھوج لیا۔ یہ خدائی حضوری میں موجود ہے۔

میں خوش تو پہلے بھی ہوا کرتی تھی جب خدا میری زندگی میں کوئی خوشی کا کام کرتا تھا لیکن میں یہ نہیں

جاتی تھی کہ خدائی ذات سے کس طرح شادمان ہوں، میں یہ تو جانتی تھی کہ کس طرح اُس کے کاموں سے خوش ہوں لیکن یہ واقعی ہی نہیں جانتی تھی کہ کس طرح اس کے پھرے کو تلاش کروں۔

یہ نہ سوچیں کہ آپ اُس وقت خوش ہوں گے جب خدا آپ کی خواہش کے مطابق کوئی کام کرے گا۔

کیونکہ جیسے ہی وہ کام ہو جائے گا تو کچھ اور ہو گا جس کی آپ کو تمنا ہوگی اور پھر آپ اُس کے بارے میں سوچیں گے کہ میں اس کام کے بغیر تو خوش ہو ہی نہیں سکتا سکتی۔ اپنی ساری زندگی اس انتظار میں نہ گزار دیں کہ کسی اور وقت میں میں خوش ہوں گی رگا۔

ایک دن جب مجھے یہ مکاشفہ ملا، میں ایک میننگ میں جا رہی تھی اور میں اس وقت ایک مشہور روحانی نغمہ

گنگنا رہی تھی ”تو نے مجھے شادمان کیا، تو نے مجھے شادمان کیا میں تجھ سے خوش ہوں گی کیونکہ تو نے مجھے شادمان کیا۔“ اس وقت پاک روح نے مجھ سے کلام کیا اور کہا ”آج پہلی مرتبہ تم نے یہ گیت صحیح گایا“

کیونکہ خدا ہمارے دلوں کی آواز ہمارے منہ کے الفاظ سے زیادہ سنتا ہے۔ اس مرتبہ یہ گیت اس کو ذرا

ہٹ کر لگا۔ اس سے پہلے جو کچھ اُس نے سنا وہ کچھ یہ تھا کہ ”جو کام تو نے میرے لئے کئے ہیں اُن سے مجھے شادمانی ہوتی ہے۔۔۔ میں خوش ہوں گی ان تمام کاموں کے لئے جو تو نے میری خوشی کے لئے کئے ہیں۔“

جب خدا وہ کر رہا تھا جس کی مجھے خواہش تھی تو میں خوش تھی لیکن جب وہ میری خواہش کے مطابق کام

نہیں کر رہا تھا میں خوش نہیں تھی۔ پس میں نشیب و فرازی کی زندگی گزار رہی تھی۔ یہ زندگی ایک رولر کاسٹر (بکلی کا جھولا

جو تیزی سے اُپر نیچے مشکل ترین راستوں سے گزرتا ہے) کی طرح تھی اور میں اس نشیب و فراز سے تھک رہی تھی۔ اگر میرے حالات میرے مطابق ہوتے تو میں اپنے آپ کو بلندی پر محسوس کرتی اور جب میرے حالات میرے مطابق نہ ہوتے تو میں خود کو پست محسوس کرتی تھی۔

اگر ہمیں بھرپور خوشی میں رہنا ہے تو ہمیں اپنے حالات کے علاوہ کچھ اور تلاش کرنا پڑے گا۔

لوگوں کے باوجود خوش ہوں

”آے صادق! خداوند میں خوش و خرم رہو اور اے راست دلو! خوشی سے لکارو۔“ (زبور 32:11)

بعض اوقات حالات تو ہمارے مطابق ہوتے ہیں لیکن یہ دنیا ایسے لوگوں سے بھری پڑی ہے جو ہمارے مطابق نہیں ہیں، اور جیسے ہی ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے اُن لوگوں کو اپنے مطابق تبدیل کر لیا ہے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اور لوگ ایسے ہمارے ساتھ آملے ہیں جو ہمارے مطابق نہیں ہیں۔ یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ ایک بڑی تعداد میں لوگ بطور سٹاف کے ہمارے ساتھ خدمت کرتے ہیں۔ گو کہ ان میں سے کچھ بہترین لوگ ہیں اور میں نے ان سے بہتر لوگ کبھی بھی نہیں دیکھے لیکن بعض اوقات وہ مجھے بالکل خوش نہیں کر پاتے۔

یہاں تک کہ مسیحی لوگوں کے ساتھ رہنے سے بھی ہم ہر وقت خوش نہیں ہو رہے سکتے۔ وہ واحد ہستی جو ہمیں ہمیشہ خوش رکھ سکتی ہے وہ ہے یسوع۔ اور وہ بھی ہمیں اس وقت تک خوش نہیں رکھ سکتا جب تک ہم اسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دیں۔

مار تھائی بیماری

”پھر جب بارہے تھے تو وہ ایک گاؤں میں داخل ہوا اور مرتھانام ایک عورت نے اسے اپنے گھر میں اتارا۔ اور مریم نام اس کی ایک بہن تھی۔ وہ یسوع کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر اس کا کلام سن رہی تھی۔ لیکن مرتھا خدمت کرتے کرتے گھبرا گئی۔ پس اس کے پاس آ کر کہنے لگی اے خداوند کیا تجھے خیال نہیں کہ میری بہن نے خدمت کرنے کو مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے؟ پس اسے فرما کہ میری مدد کرے۔“ (لوقا 10:38-40)

مار تھائی بہن مریم سے بہتر کوئی بھی اطمینان اور خوشی کے منبع کو نہیں جان سکتا۔ جب اُن کے گھر میں یسوع مہمان بن کے آیا۔ اُس نے یسوع کے قدموں میں جگہ بنالی تاکہ وہ ایک لفظ بھی چھوڑے بغیر اس کی ساری باتیں سن لے۔ وہ اس بات سے بہت پرجوش تھی کہ اُس دن یسوع نے اُن کے گھر آنے کا فیصلہ کیا اور وہ حقیقتاً اُس کے ساتھ وقت گزار کر خوش ہونا چاہتی تھی۔ پس وہ بیٹھ گئی اور اپنی نظریں یسوع پر گاڑ لیں۔

وہاں اُس کی بہن بھی ہے، پیاری مارتھا، اُس نے پہلے ہی بہت وقت سارا گھر چمکانے کی کوشش میں گزار دیا تاکہ یسوع کی آمد کے لئے سب کچھ تیار کر سکے۔

(اس واقعہ میں مجھے مارتھا کے بارے میں تصور کرنا اس لئے آسان لگتا ہے کہ میں بھی اُسی کی طرح تھی)

جب مارتھا کے گھر مہمانوں کی آمد ہوتی تو وہ چاہتی تھی کہ ہر چیز بہترین ہو۔ جب یسوع آ گیا تو وہ باورچی خانے میں مصروف ہو گئی تاکہ کھانا تیار کر سکے اور میز پر کھانا لگا کر آخری مراحل کی تیاری کر رہی تھی۔ آخر کار مارتھا پریشان ہو جاتی ہے اور بہت کچھ کہتی ہوئی یسوع کے پاس آتی ہے ”خداوند آپ میری بہن مریم کو میرے ساتھ کچھ کام کرنے کے لئے کیوں نہیں بھیج دیتے؟“ اُسے تو اُمید تھی کہ جو کام وہ کر رہی ہے اُن کے لئے اُسے خداوند سے کچھ

ہمدردی یا توجہ ملے گی لیکن اُسے جھکا لگا جب اُس نے کہا ”۔۔۔ مر تھا، مر تھا تو بہت سی چیزوں کی فکر و تردد میں ہے۔

لیکن ایک چیز ضرور ہے کہ مریم نے وہ اچھا حصہ پن لیا ہے جو اُس سے چھینا نہ جائے گا۔“

مجھے یقین ہے کہ اس تنقید کے بعد اُس گھر میں کچھ دیر کے لئے خاموشی چھا گئی ہوگی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مارتھا کو یہ سننے کی ضرورت تھی۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ کچھ ایسا ہی نداو ند نے مجھ سے بھی کہا۔ اُس نے کہا جو ایس، ”تم زندگی سے لطف اندوز نہیں ہو سکتی کیونکہ تم بہت پیچیدہ ہو۔“ اور وہ بالکل صحیح تھا! میں ایک سادہ کھانے کو بھی پیچیدہ بنانے کی اہلیت رکھتی تھی۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ہمارے کچھ دوست ہمیں ملے اور اسی لمحے میں نے ان کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے اُن سے کہا کہ، ”آپ لوگ اتوار کو ہمارے گھر بیوں نہیں آتے؟ ہم سادگی سے گوشت (گرل) بھوئیں گے، کچھ پیس کے پیکنگ اور ڈبہ بند کھانے (پہلے سے تیار شدہ کھانے) منگوائیں گے، میں چائے بناؤں گی اور ہم آنگن میں بیٹھیں گے اور خوب مزہ کریں گے، کچھ کھیل کھیلیں گے یا کچھ اور کریں گے۔“

یہ کہنے کے بعد میں بہت اچھا محسوس کر رہی تھی کیونکہ ہمیں بہت مزہ آنے والا تھا۔ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوئی، جب تک میں گھر پہنچی پکا پکا گوشت پرندے اور پیس آلو کاسلا دبن چکے تھے۔ آخر کار میں یہ کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ میرے دوست سوچیں کہ میں صرف بازار کا پکا پکا کھانا ہی خریدنے کی گنجائش رکھتی ہوں اور یہ کہ مجھے آلو کاسلا دبنانا نہیں آتا!

پھر زیادہ دیر نہیں ہوئی کہ میں نے باربی کیو گرل کو بھی رنگ کرنے اور پرانے فرنیچر کو بدلنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر خیال آیا کہ آنگن کی گھاس کو بھی کاٹ لینا پاسبیے اور سارے گھر کو بھی صاف ستھرائی کی ضرورت ہے۔ آخر کار مجھے اپنے مہمانوں پر اچھا تاثر بھی تو چھوڑنا تھا!

تھوڑی دیر کے بعد میں نے نہ صرف اُن چھ لوگوں کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا جن کو میں نے مدعو کیا تھا بلکہ اُن چودہ لوگوں کے بارے میں بھی جن کو میں نے دعوت نہیں دی تھی کہ اگر ان کو پتہ چل گیا کہ میں نے ان چھ لوگوں کو دعوت دی ہے لیکن ان کو نہیں تو وہ بہت دکھی ہوں گے۔ پس اچانک ہی یہ سادہ سی دعوت خوفناک خواب میں تبدیل ہو گئی۔ میں نے خود کو انسانی خوف کے حوالے کر دیا۔

پھر مارتھا کی بیماری کچھ اور بڑھ گئی۔ میں دیوانہ وار گھر کی صفائی تھرائی میں لگ گئی۔ میں کسی کو بازار بھیج رہی تھی کہ یہ لے آؤ اور وہ لے آؤ۔ ہمیشہ کی طرح میں ڈیو اور بیچوں پر ناراض ہو رہی تھی، میں نے کہا، ”مجھے بالکل سمجھ نہیں آتا کہ کیوں ہمیشہ مجھے ہی سب کام کرنے پڑتے ہیں اور باقی سب مزہ کرتے ہیں۔“ اُس وقت تک میرے چہرے پر ہر طرف مارتھا لکھا جا چکا تھا اور میں جانتی تھی کہ میں نے مریم کی طرح نہیں ہوں بلکہ مارتھا کی طرح ہوں جس نے بہترین حصہ نہیں چتا۔

حال (آج) میں جہنم!

”عزیزو! ہم اس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اس کی مانند ہوں گے کیونکہ اس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔“ (2:3) یوحنا (1)

حقیقت میں یہ ان انتخابات پر منحصر ہے جو ہم آج کرتے ہیں کہ آیا ہم اس لمحے لطف اندوز ہوں گے یا فکر کر کے اُسے ضائع کر دیں گے۔ بعض اوقات ہم آج کے وقت اور لمحے کو کھود دیتے ہیں کیونکہ ہم کل کے بارے میں بے حد فکر مند رہتے ہیں۔

پریشانی کی ایک اور تعریف یہ بھی ہے، ”مستقبل کے خدشات کے بارے میں اذیت اور بے چینی کا احساس“ اور خدا نے اس کے بارے میں جو کچھ مجھے بتایا وہ انہی سطور پر استوار ہے ”ذہنی اور جذباتی طور پر ان چیزوں کے بارے میں خیال کرنا، سوچنا جو یا تو یہاں ہے ہی نہیں (مستقبل کی چیزیں) یا جو پہلے ہو چکی ہیں (ماضی کی چیزیں)۔ یہ باتیں پریشانی کا سبب بنتی ہیں“

ایک بات جو ہمیں سمجھنی ہے وہ یہ ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم ”حال (آج)“ کے لوگ بننا سیکھ جائیں۔ مثال کے طور پر 2 کرنتھیوں 6:2 میں لکھا ہے کہ ”۔۔۔ دیکھو یہ نجات کا دن ہے۔“ اور عبرانیوں 7:4 میں لکھا ہے، ”۔۔۔ اگر آج تم اس کی آواز سنو، تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔“

ہمیں آج میں جینا سیکھنا ہے۔ بہت دفعہ ہم اپنا ذہنی وقت ماضی یا مستقبل کی سوچوں میں گزار دیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بات آپ کو بہت انوکھی اور عجیب لگے لیکن میری زندگی میں بہت سے مسائل اس رحمان کی وجہ سے تھے اور ایک دفعہ خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ میں بعض اوقات دانت صاف کرتے ہوئے بھی پریشانی کا شکار ہو جاتی

ہوں۔

جب میں اپنے دانت صاف کرتی ہوں تو میں اس وقت اگلے کسی کام کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتی ہوں، میں جلدی میں ہوتی ہوں اور میرے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں۔

جب میں اور آپ اپنی پوری توجہ حال کے کاموں کی طرف نہیں لگاتے، تو ہم پریشانی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، دیکھنے میں تو دانت صاف کرنا سب سے سادہ کام ہو سکتا ہے، لیکن مجھے یقین ہے کہ اس طرح کی ہر روز کی سادہ ترین حالت ہمیں زیادہ مسائل سے دوچار کرتی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ جب میں نے پٹلی دفعہ پاک روح سے معموری کا پتہ سمجھ لیا تھا۔ میرا ذہن ایک ایسی خوفناک ابتری کا شکار تھا کہ میں زندگی کی سب سے عام اور سادہ چیزوں میں بھی مصیبت محسوس کرتی تھی۔ میں صبح اٹھا کرتی تھی، اپنے تین چھوٹے بچوں کو سکول بھیجتی اور اپنے شوہر کو کام پر روانہ کرتی اور روزمرہ کا کام شروع کر دیتی تھی۔ لیکن کسی بھی کام میں میرا ذہن لگتا تھا۔

میں اپنے سونے کے کمرے میں بستر ٹھیک کر رہی ہوتی تھی تو مجھے خیال آتا کہ باورچی خانہ میں برتنوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے اور میں بستر وین آدھا چھوڑ کر باورچی خانہ میں بھاگی جاتی اور وہ کام شروع کر دیتی!

اور جب میں برتن صاف کر رہی ہوتی تو میں سوچتی ”مجھے سینچے کی منزل میں جا کر فرج سے گوشت نکالنا چاہیے تاکہ وقت پر کھانا تیار کر سکوں“

پس میں بیڑھیوں سے سینچے فرج سے گوشت نکالنے کے لئے بھاگی جاتی۔ یہ کام کرتے ہوئے مجھے خیال آتا کہ گندے کپڑوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے اور میں فیصلہ کرتی کہ یہ کام چھوڑ کر مجھے کپڑے دھونے کی طرف جانا ہے۔

اسی وقت مجھے خیال آتا کہ مجھے ایک ضروری فون کرنا ہے اور میں پھر اوپر بھاگی جاتی تاکہ یہ کام پورا کر سکوں۔ اس سارے بھاگم دوڑا اور افراتفری میں دن کے آغاز کی نسبت میرا کچر اور بڑھ جاتا۔ کوئی کام بھی پورا نہ ہو

پاتا اور میں تھک کر نہایت مایوس ہو جاتی تھی۔ ان سب باتوں کی صرف یہ وجہ ہوتی کہ میں ایک کام کی طرف پوری توجہ نہ دے پاتی تھی۔

ایک وقت میں ایک کام

”۔۔۔ سنجیدگی سے قدم رکھ (جو کام کر رہے ہو اس پر دھیان کرو)۔ (واعظ 1:5)

کیا آپ کو پتہ ہے کہ ہم ایک کام پر پوری توجہ کیوں نہیں دے پاتے؟ کیونکہ ہم اگلے کام کے بارے میں زیادہ سوچتے ہیں۔ ہمیں وہ کرنا ہے جو واعظ کے مصنف نے ہمیں کہا ہے۔ اپنی سوچوں کو اس کام پر مرکوز کریں جو آپ اس لمحے میں کر رہے ہیں۔ اگر ہم ایمانہ کریں گے ہم زندگی میں اپنا توازن یا پاؤں رکھنے کی جگہ کھودیں گے اور کسی کام کی کچھ سمجھ نہیں آئے گی۔

ہمیں ایک فیصلہ کرنا ہے کہ آج میں زندگی بسر کریں گے نہ کہ ماضی اور نہ ہی مستقبل میں کیونکہ گزرے کل اور آنے والے کل کے بارے میں سوچنے کے باعث ہم اپنے آج کے مسخ کو کھودیں گے۔ جب کہ ہمیں تو آج ہی میں زندگی گزارنی ہے۔ ہمیں ایک دن میں ایک ہی دن کا کام کرنا ہے کیونکہ یہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنی منزل پہنچ سکتے ہیں۔

ہم ایک ایسے معاشرے میں رہتے ہیں جہاں ہر چیز فوری ہو جانی چاہیے اور ہم چاہتے ہیں کہ کوئی ہمارے اُرد پر جادو کی چھڑی گھمائے اور سب کچھ اچھا ہو جائے۔ لیکن کام اس طرح سرانجام نہیں پاتے۔ تبدیلی ایک دن میں ایک کام ہی کی آتی ہے۔

ایک وقت میں ایک دن

”پس کل کے لئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کر لے گا۔ آج کے لئے آج ہی کا دکھ کافی ہے۔“

(متی 6:34)

یوحنا 8:58 میں یسوع نے اپنی طرف اشارہ کیا اور کہا ”میں ہوں“ اگر اس کے شاگرد ہوتے ہوتے آپ اور میں ماضی یا مستقبل میں زندگی گزارنے کی کوشش کریں گے تو ہمیں زندگی کٹھن معلوم ہوگی کیونکہ یسوع ہمیشہ حال میں ہے۔ اسی لئے اس نے ہمیں بتایا ہے کہ گزرے اور آنے والے کل کے بارے میں فکر مند نہ ہوں۔

اگر ہم ماضی یا مستقبل میں رہنے کی کوشش کریں گے تو زندگی مشکل ہو جائے گی۔ لیکن اگر ہم آج

میں زندگی بسر کریں گے ہم خداوند کو اپنے ساتھ پائیں گے چاہے زندگی ہمارے لئے کیسے ہی حالات پیدا کیوں نہ

کرے۔ اس نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیں کبھی نہ چھوڑے گا اور نہ ہم سے دست بردار ہو گا۔ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ

رہے گا اور ہماری مدد کرے گا۔ (دیکھئے عبرانیوں 13:5، متی 28:20 متی)

آج میں اپنے آپ کو ایک کام کی طرف مائل کرنا صرف جسمانی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ذہنی اور جذباتی معاملہ

بھی ہے۔ مثال کے طور پر ہو سکتا ہے کہ ہم جسمانی طور پر تو کسی جگہ کھڑے ہوں لیکن اپنے ذہن میں کسی اور جگہ کسی اور

کے ساتھ گفت و شنید میں مگن ہوں۔

جب ہم سوچوں میں کسی اگلے کام کی طرف مگن ہوں جاتے ہیں تو اس سے ہمارے اوپر غیر ضروری بوجھ

پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب ہم واپس حال میں پہنچتے ہیں تو ہم پر یہ واضح نہیں ہو پاتا کہ جب ہم ذہنی طور پر غیر حاضر تھے تو

ہوا کیا؟

اس لئے ابلیس مسلسل ہمارے ذہنوں کو دوسری طرف لگانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ حال میں جو کچھ ہو رہا ہے ہم اسے کھو دیں۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ جب میں اپنے شوہر کے کسی کام کی وجہ سے غصہ میں تھی۔ ان دنوں میں میں غصے میں آجاتی تھی اور بہت دنوں تک ناراض رہتی تھی۔ آخر کار ڈیو نے کچھ ایسا کہا جس سے میری توجہ اپنی طرف مبذول کر لی، ”کتننا فوس ہو گا اگر یسوع آج رات آجائے اور تم نے زمین پر اپنا آخری دن اس طرح گزارا ہو گا؟“ اس بات نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا۔

مجھے اور آپ کو کل کی بابت پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کہ ہمارے پاس آج کو سنبھالنے کے لئے کافی کچھ ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہم اپنے آج کے سارے مسائل حل بھی کر لیں، کل اور مسائل ہوں گے جن کو ہمیں حل کرنا ہو گا اور اس سے اگلے دن اور بھی زیادہ۔

ہم پریشانی میں اپنا وقت کیوں ضائع کریں، جب کہ اس سے کوئی مسئلہ حل ہونے والا نہیں، کل کے بارے میں کیوں پریشان ہوں جو گزر چکا ہے یا اس کل کے بارے میں جو ابھی آیا ہی نہیں ہے؟ حال میں ایمان سے زندگی گزاریں۔ خوف نہ کریں اور نہ ہی پریشان ہوں۔

باب چہارم

خدا کے خیالات ہمارے خیالات سے بلند ہیں

کیا آپ ہمیشہ مسائل کا حل نکالنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں؟ ہم میں سے اکثر اس گڑھے میں گر چکے ہیں۔ خداوند پر اپنی فکر میں ڈالنے کے بجائے ہم زندگی میں ہر فکر خود اٹھاتے پھرتے ہیں۔ جب ہم ہر مسئلے کا حل خود تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں تو ہم اپنی زندگی کے بارے میں اپنے ارادوں اور دلائل کو خدا کے خیالات سے زیادہ بڑا سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے راستوں کو اُس کے راستوں سے زیادہ بلند کرتے ہیں۔ ہمیں 2 کرنتھیوں 5:10 کے مطابق عمل کرنا چاہیے ”چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اُوچنی چیز کو جو خدا کی پہچان کے برخلاف سر اٹھاتے ہوئے ہے ڈھادیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔“ تیسرا اشارہ یہ ہے کہ ”اپنی ساری فکر کو ڈال دو اپنے دلائل کو زرد کر دو“ جب ہم ایسا کریں گے، تو ہم ہر مسئلے کا حل تلاش کرنے کی کوشش چھوڑ دیں گے اور خداوند پر اپنی فکر ڈالنا سیکھ جائیں گے اور اُسکے آرام میں داخل ہو جائیں گے۔

خدا کے آرام میں داخل ہوں

”اور ہم جو ایمان لائے اس آرام میں داخل ہوتے ہیں جس طرح اُس نے کہا کہ میں نے اپنے غضب میں قسم کھائی۔ کہ یہ میرے آرام میں داخل نہ ہونے پائیں گے۔“ (عبرانیوں 3:4)

یہ حوالہ بنی اسرائیل کی طرف اشارہ کرتا ہے جب وہ ملک کنعان میں داخل ہو رہے تھے نہ کہ بیابان میں آوارہ پھر رہے تھے۔ لیکن ہم اس کا اطلاق اپنی زندگیوں پر اس طرح کر سکتے ہیں: اگر ہم آرام نہیں کر رہے تو پھر ہم اعتقاد اور بھروسہ نہیں رکھ رہے، کیونکہ ایمان اور بھروسے کا پھل آرام ہے۔

بعض اوقات میں اس آزمائش میں پھنس جاتی ہوں کہ جو کچھ ہو رہا ہے اُس کی ہر تفصیل کے بارے میں جانوں یا جو کچھ ہو رہا ہے اُس کی وجوہات تلاش کروں۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ جب میں ایسا کروں گی میں خدا پر بھروسہ نہیں کر رہی۔

امثال 3:5 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ”سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔“ دوسرے الفاظ میں ہمیں کہا جا رہا ہے کہ ”خدا پر بھروسہ کریں اور اپنی آنکھوں دیکھنے کے مطابق حل تلاش کرنے کی کوشش نہ کریں۔“ نہ کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ ”خدا پر تو بھروسہ کریں لیکن ساتھ ہی ساتھ ہر چیز کا حل بھی تلاش کرنے کی کوشش کرو!“

میں نے یہ جانا ہے کہ اپنے ہونٹوں سے تو میں خدا کو یہ بتا رہی تھی کہ میں تجھ پر بھروسہ کرتی ہوں جب کہ خیالات میں میں پھر بھی اپنے مسائل کے حل کی تلاش میں لگی ہوئی تھی۔ جو امثال 3:5 میں بتایا جا رہا ہے کہ ہم اپنے سارے دل اور سارے خیال سے خداوند پر بھروسہ کریں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بغیر کسی شرط کے دلائل کو جانے دیں۔

سچائی کے برخلاف دلائل

”لیکن کلام پر عمل کرنے والے بنو نہ محض سننے والے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔“ (یعقوب (22:1))

جب خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ مجھے اپنے دلائل کو چھوڑنا ہے تو یہ میرے لئے ایک حقیقی چیلنج تھا کیونکہ میں تو اس کی عادی تھی۔ میں جب تک سارے حل تلاش نہ کر لیتی مجھے چین نہ آتا تھا۔

مثال کے طور پر کئی سال پہلے خدا نے ہمیں خدمت کے حوالہ سے کوئی کام سونپا اور مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ کام کیسے ہو گا۔ اُن میں سے ایک کام ہر روز ٹیلی وژن پروگرام کا انعقاد تھا۔ بے شک اس کام کی وجہ سے ہماری خدمت پر کام کا بوجھ اور مالی ذمہ داریاں پانچ گنا بڑھنے والی تھیں۔ اس میں زیادہ خادموں اور زیادہ جگہ کی بھی ضرورت تھی۔

لیکن خدا نے مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ جو کام اس نے میرے سپرد کیا ہے اُس کو پورا کرنے کے ذریعے تلاش کروں۔ اُس نے مجھے بلایا ہے کہ اُس کی تلاش کروں نہ کہ اپنے مسائل کے حل یا جواب کا اور پھر وہ مجھے یہ بھی کہتا ہے کہ اُسکی فرمانبرداری کروں۔

میں نہیں جانتی تھی کہ جو کام خدا نے ہمیں کرنے کے لئے کہے ہیں ان کے لئے پیسہ، لوگ اور جگہ کا بندوبست کہاں سے کروں لیکن میرا خدا کے ساتھ بڑا تجربہ تھا اور میں جانتی تھی کہ اگر میں صرف اُس کی بدستخ اور حمد کرتی ہوتی اُس کے پروں کے سایہ میں رہوں گی، اپنے حصے کی ذمہ داری کو پوری کروں گی اور اپنی فکریں اُس پر ڈالوں گی تو وہ باقی تمام چیزیں اپنی مرضی اور منصوبے کے تحت پوری کر دے گا۔

میری ذمہ داری کا حصہ یہ ہے کہ جو وہ مجھ پر ظاہر کرتا ہے میں وہ کروں۔ وہ مجھ سے چاہتا ہے کہ میں

کہوں ”خداوند میں اپنے قدم بڑھانا شروع کروں گی، اور میرا ایمان ہے کہ تو میرا کرے گا۔ (لیکن میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ خداوند مجھی مجھ سے فکر کرنے اور حل تلاش کرنے کو نہیں کہے گا) اور نہ ہی وہ چاہتا ہے کہ میں اندازے لگاؤں کہ وہ کس طرح میری رہنمائی کر رہا ہے؟

جب ہم فکر کرتے ہیں ہم اپنا اطمینان کھود دیتے ہیں اور جب ہم خود ہی حل تلاش کرنا اور اندازے لگانا شروع کرتے ہیں ہم اُلجھن میں پڑ جاتے ہیں۔ اطمینان میں رہنا قادرِ مطلق کے سایے میں سکونت کرنا ہے!

ایک دفعہ میں نے خداوند سے پوچھا، ”ہم سب اُلجھن میں کیوں ہیں؟“ اُس نے مجھے جواب دیا، ”اگر تم اندازے لگانا چھوڑ دو تو پھر تم اُلجھن میں نہ رہو گے۔“

اُلجھن کا آغاز ایک اشارہ ہے جو انتخاب کرتا ہے کہ ہم کوئی غلط موڑ کاٹنے والے ہیں اور مصیبت میں پھنسنے والے ہیں۔ اُلجھن اپنی عقل کے ساتھ دلائل کا نتیجہ ہے جب کہ ہمیں اپنے پورے دل کے ساتھ خدا پر بھروسہ کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے لئے اپنے ارادے کے مطابق راہ تیار کر دے گا۔ لیکن جب ہم بھروسہ کرتے ہیں کہ اُس کے خیال ہمارے خیالات سے بلند ہیں ہم اُلجھن کو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیتے ہیں۔

نہ ختم ہونے والی گفتگو

”فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح یا کیا جواب دیں یا کیا کہیں کیونکہ روح القدس اسی گھڑی تمہیں سکھادے گا

کہ کیا کہنا چاہئے۔“ (لوقا 12:11-12)

بعض اوقات ہم نہ صرف وقت سے پہلے ہی اندازے لگانے شروع کر دیتے ہیں کہ ہم کیا کریں؟ بلکہ ہم اس بات کا

اندازہ بھی لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم کیا کہیں گے؟

ہو سکتا ہے کہ گھر میں آپ اور آپ کے جیون ساتھی کے درمیان کسی مسئلے کے سلسلے یا کسی اور بات پر بحث ہو جائے یا کام کی جگہ پر آپ کو اپنے مالک سے تنخواہ میں بڑھوتی کی بات کرنا ہو یا کسی ملازم کو اُس کے کسی نامناسب رویے پر سرزنش کرنا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ جن حالات کا آپ کو اس وقت سامنا ہو وہ پریشانی سے پرہوں۔ اپنے دماغ میں باتوں کو بار بار دہرانے کی بجائے کیوں نہ خدا پر بھروسہ کرنے کا فیصلہ کریں؟ کیوں نہ سادہ دلی سے اس بات پر بھروسہ کریں کہ جو کچھ ہمارے سامنے ہے خدا اچا بتا ہے کہ ہم اُس کا سامنا کریں نہ کہ وقت سے پہلے یہ اندازے لگائیں کہ ہم کیا کہیں گے۔

ہو سکتا ہے کہ آپ جو کہنا چاہتے ہیں اُس کا صرف عمومی سا جائزہ لگانا چاہتے ہوں لیکن یہاں ایک توازن قائم کرنے کی ضرورت ہے اگر آپ پر اُن خیالات کا غلبہ رہے گا اور آپ اپنی حالت کے بارے میں مسلسل سوچتے ہی رہیں گے تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ خداوند کے مسح پر بھروسہ نہیں کر رہے، آپ خود پر بھروسہ کر رہے ہیں اور آپ ناکام ہو جائیں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ اور میں خدا کے مسح میں چند باتیں کر کے اطمینان اور ہم آہنگی لاسکتے ہیں یا دوسری طرف ہم دو ہزار باتیں کریں اور اپنے بدن میں اور مشکل ویرانی اور الجھن پیدا کر سکتے ہیں۔

بعض اوقات جب ہم مشکل حالات پر قابو پانے کے لئے اپنے ذہنوں کو شگجہ میں ڈال کر کسی منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور آخر کار جب ہم سوچ لیتے اور فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم کیا کریں گے تو منتشر کرنے والی سوچیں ہمارے ذہن میں ابھرنے لگتی ہیں، ”لیکن، اگر ہاں۔۔۔“ اور ہمارا انجام پہلے سے بھی زیادہ الجھاؤ والا ہو جاتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک رات بستر پر لیٹے ہوئے میں اپنے ذہن میں کسی بے چین کردینے والے مسئلے کے

بارے میں سوچ رہی تھی۔ آخر کار میں نے اپنے آپ کو نہ ختم ہونے والی خیالاتی گھنگو میں محو پایا ”اگر میں یہ کہوں گی تو وہ یہ کہیں گے اور اگر ایسا ہو گا تو میں بہت پریشان ہو جاؤں گی! پھر میں کیا کروں گی؟“

میں جانتی تھی کہ مجھے اُن لوگوں سے جن کو میں تکلیف دینا نہیں چاہتی کچھ نا پسندیدہ باتیں کہنا پڑیں گی اور میں یہ بھی جانتی تھی کہ یہ آسان نہیں ہو گا۔ اگرچہ مجھے ان کی ناراضگی کی بھی فکر تھی تو بھی میں انسان کو خوش ”کر کے اپنی ذمہ داری سے پہلو تہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ (دیکھیں افسیوں 6:6 اور کلیوں 3:22)۔ مجھے اس معاملے میں مکمل تسلی اور اطمینان کے احساس اور اعتماد کی ضرورت تھی۔

خدا کا اطمینان ہمیشہ دستیاب رہتا ہے۔ لیکن یہ انتخاب ہمیں خود کرنا ہے کہ یا تو فکر کے سورج کی انتہائی تپش میں پلینہ سے شرابور بے چارے پیاسے اور خشکی سے بھرے ہوئے کھڑے رہیں یا خدا کے اطمینان کے ٹھنڈے آرام دہ سائے میں۔

خدا کے منصوبے ہمارے لئے بھلے ہیں

”کیونکہ میں تمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہوں خداوند فرماتا ہے یعنی سلامتی کے خیالات۔ برائی کے نہیں

تاکہ میں تم کو نیک انجام کی اُمید بخشوں۔“ (یرمیاہ 29:11)

بچپن میں اپنے گھر کے پُر تشدد ماحول کی وجہ سے میں نے دیکھا کہ کچھ بولنے سے پہلے اس بات کی یقین دہانی کر لوں کہ جو میں کہنے والی ہوں وہ بالکل صحیح ہے یا نہیں۔ مجھے خوف رہتا تھا کہ اگر میں نے منہ سے کچھ غلط بول دیا تو مجھے اس کی سزا ملے گی۔ میں نے اپنی زندگی کے بہت سے سال اپنے ذہن میں گھنگو مرتب کرنے میں گزار دیے

تاکہ اس بات کی یقین دہانی کر لوں کہ جو کچھ میں کہنے والی ہوں وہ بالکل صحیح لگے۔ بے شک آخر کار میرے ذہن نے منفی اور مدافعتی سوچ کی عادت بنالی۔

اپنی کمیوں اور رد کئے جانے کے خوف کی وجہ سے میں کسی بھی شخص کے کہے ہوئے جملے کے بارے میں کئی کئی دن تک سوچتی رہتی تھی کہ آخر اس کا مقصد کیا تھا جب کہ کہنے والے کے اس کے پیچھے کوئی معنی ہی نہ ہوتے تھے۔

خدا نہیں چاہتا کہ ہم اسپنے ذہن کو اس طرح استعمال کریں کیونکہ یہ بے کار و وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ ہمارے آسمانی باپ کے پاس ہمارے لئے ایک منصوبہ ہے۔ اس کے خیال ہمارے خیالات سے بلند ہیں اور اس کی راہیں ہماری راہوں سے بلند ہیں (دیکھئے 9-55:8) نہ آپ اور نہ میں کبھی اس کو جان سکیں گے۔

بہت سال کی جدوجہد کے بعد آخر کار میں نے خداوند سے کہا ”میرا مسئلہ کیا ہے؟“ خداوند نے مجھ سے کچھ ایسا کہا جس سے میری ساری زندگی بدل گئی۔ اس نے کہا ”جو اُس جس طرح تمہاری پرورش ہوئی ہے اس کے سبب سے خوف تمہاری زندگی میں شامل ہو گیا ہے۔“

بلاشبہ خداوند اس خوف کو جو سے نکالنے کے لئے میری زندگی میں اُس وقت کام کر رہا تھا جب سے میں روح القدس سے معمور ہوئی تھی۔ اگرچہ میں نے ایک لمبا راستہ طے کر لیا تھا لیکن ابھی بہت سفر باقی تھا۔

ان سب کے باوجود اُس نے مجھ سے کہا ”جو اُس سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا!“ جب اُس نے یہ کہا تو ایسا لگا کہ جیسے مجھے کسی بندھن سے آزادی مل گئی ہو۔ اس سے مجھے یاد آیا کہ جب میرے سچے پریشانی میں روتے ہوئے میرے پاس آتے تھے تو میں ان کو کس طرح سے تسلی دیتی تھی: ”سب ٹھیک ہے، ماما اس کو ٹھیک کر دیں گی، سب ٹھیک ہو جائے گا۔“ یہ پیغام بہت سادہ تھا، اور بے شمار موقعوں پر میں نے خود کو یہ بار آور کر دیا تھا۔

مجھے ایک واقعہ خاص طور پر یاد ہے جب میری خدمت گزار ٹیم اور مجھے ایک سینما کا انعقاد کرنا تھا۔

سیمنار کے لئے ہمیں جن اشیاء کی ضرورت تھی ہم ان کا آرڈر دوبار دے چکے تھے۔ ہم نے اپنے سب کام مکمل کر لئے اور آخر میں جب ہم نے کپنی سے رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ ہمارا آرڈر گم ہو گیا ہے۔ جب کہ ہم نے وقت سے بہت پہلے اپنا ابتدائی آرڈر بھیج دیا تھا۔ اب ہمارے پاس وقت ختم ہو گیا تھا اور اب ہمیں دوبارہ اپیشل آرڈر دینا تھا۔

وصولی تاریخ سے ایک دن پہلے ہمارا سامان نہیں پہنچا تھا! اس سارے مسئلے کو اپنے سر پر سوار کرنے کی بجائے میں نے بس یہ کہا ”سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا“ اور بالکل ایسا ہی ہوا، جب تک میں گھر پہنچی آفس میں موجود عملے نے مجھے فون پر بتایا کہ آپ جیسے ہی دفتر سے نکلیں ہمیں سامان پہنچ گیا تھا۔

بھروسہ کو بڑھائیں

”اور صرف یہی نہیں بلکہ مصیبتوں میں بھی فخر کریں یہ جان کر کہ مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے اور صبر سے بھگتی اور بھگتی سے اُمید پیدا ہوتی ہے۔“ (رومیوں 3:5-4)

آپ نے اپنے آپ کو کتنی مرتبہ بلا ضرورت اس قسم کے حالات میں بے چین اور مایوس کیا ہو گا۔ آپ نے اپنی زندگی کے کئی سال یہ کہتے ہوئے گزار دیئے، ”اوہ میں تو خدا پر بھروسہ کر رہی رہا ہوں، میں اُس پر ایمان رکھے ہوئے ہوں۔“ جب کہ حقیقت میں آپ صرف فکر کر رہے تھے، منفی گفتگو کر رہے تھے اور ہر چیز کا خود سے اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے! ہو سکتا ہے کہ آپ نے سوچا ہو کہ آپ خدا پر بھروسہ کر رہے ہیں کیونکہ آپ یوں کہہ رہے تھے، ”میں خدا پر بھروسہ کرتی رہتا ہوں“، لیکن اندر سے آپ پریشان اور مضطرب تھے۔ آپ خدا پر بھروسہ سیکھنے کی کوشش تو کر رہے تھے لیکن پورے طور پر آپ نے سیکھا نہ تھا۔

کیا جو میں کہہ رہی ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ بھروسہ بڑھانے سے مراد یہ کہنا ہے کہ ”فکر نہ کرو، سب ٹھیک ہو جائے گا؟“ نہیں اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ بھروسہ اور اعتماد ایک وقت کے بعد ہی آتا ہے۔ عام طور پر کسی پختہ فکر، پریشانی اور خوف کی عادت پر قابو پانے میں کچھ وقت لگ ہی جاتا ہے۔

اس لئے خدا کے ساتھ ”قائم“ رہنا بہت ضروری ہے۔ ہمت نہ ہاریں اور دست بردار نہ ہوں کیونکہ ہر گز سے مرطے کے ساتھ آپ تجربہ اور روحانی قوت حاصل کرتے ہیں۔ ہر مرتبہ آپ پہلے سے کچھ زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ ہمت نہ ہاریں گے تو جلد یا بدیر آپ اس قدر مضبوط ہو جائیں گے کہ ابلیس آپ کا سامنا نہیں کر پائے گا۔

صرف خدا ہی مدد کر سکتا ہے

”پر تو ہی مجھے پیٹ سے باہر لایا۔ جب میں شیر خوار ہی تھا تو نے مجھے توکل کرنا سکھایا۔ میں پیدا نش ہی سے تجھ پر چھوڑا گیا۔ میری ماں کے پیٹ ہی سے تو میرا خدا ہے۔ مجھ سے دور نہ رہ کیونکہ مصیبت قریب ہے۔“

اس لئے کہ کوئی مددگار نہیں۔“ (زبور 9:22-11)

خدا کے ساتھ چلتے ہوئے مجھے کافی وقت ہو گیا ہے، اس لئے میں نے ماضی میں کچھ تجربات حاصل کئے ہیں اور کچھ مشکل حالات سے گزری ہوں۔ لیکن میں اُن بہت سالوں کو کبھی نہیں بھولی جب ابلیس نے مجھے ساز باز کر کے کنٹرول کیا ہوا تھا۔ مجھے وہ راتیں یاد ہیں جب میں فرش پر آنسو بہاتی اور محسوس کرتی تھی کہ میں ان حالات سے نہیں نکل پاؤں گی۔

مجھے یاد ہے کہ میں دوستوں اور اُن لوگوں کے پاس بھاگی جاتی تھی جن کے بارے میں میں سوچتی تھی کہ

وہ شاید میری مدد کر سکتے ہیں۔ آخر کار میں اتنی سمجھدار ہو گئی کہ لوگوں کے پاس بھاگنا چھوڑ دیا۔ اس لئے نہیں کہ میں اُن کو پسند نہیں کرتی یا اُن پر بھروسہ نہیں کرتی لیکن اس لئے کہ میں نے جان لیا کہ وہ میری مدد نہیں کر سکتے، بلکہ صرف خدا کر سکتا ہے۔

میں نے ایک پیامبر کو یہ کہتے سنا، ”اگر لوگ آپ کی مدد کر سکتے ہیں تو آپ کا کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں۔“ میں اپنے شوہر پر بہت زیادہ غصہ ہو جاتی تھی کیونکہ جب وہ کسی مسئلہ سے دوچار ہوتے یا کسی مشکل وقت سے گزر رہے ہوتے تھے وہ مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے تھے۔ پھر دو یا تین ہفتوں کے بعد جب اُن کو فتح مل جاتی تو وہ کہتے، ”کچھ ہفتے پہلے میں ایک مشکل وقت سے گزر رہا تھا۔“ اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات ختم کرتے میں کہتی، ”آپ نے یہ بات مجھے کیوں نہیں بتائی؟“ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کیا جواب دیتے۔

”میں جانتا تھا کہ آپ میری مدد نہیں کر سکتیں اس لئے میں نے آپ کو یہ بات نہیں بتائی!“

میں یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ جن سے پیار کرتے ہیں یا جن پر بھروسہ کرتے ہیں اُن سے اپنی زندگی کے حالات کے بارے میں بات چیت کرنا غلط ہے، لیکن ڈیونے ایک سچائی سمجھ لی تھی جو مجھے اپنی زندگی میں پیدا کرنے کی ضرورت تھی۔ بعض وقت ایسے ہوتے ہیں جب صرف خدا ہی مدد کر سکتا ہے۔ اگرچہ اپنے شوہر کی مدد کرنے کے قابل ہونا میرے لئے بہت ہی پسندیدہ ہوتا، لیکن میں ایسا کرنے سے قاصر تھی، اور انہیں خدا کے پاس جانے کی ضرورت تھی۔

خداوند نے ایک بار مجھے بتایا کہ ہمیں کس طرح رازداری میں دکھ سہنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اس نے جو آیت مجھے دی وہ یسعیاہ 7:53 ”وہ بتایا گیا تو بھی اُس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا۔“ خدا کے ساتھ چلتے ہوئے جب آپ اس نقطے پر پہنچ جاتے ہیں یہ اس میں زیادہ مضبوطی حاصل کرنے کے سنہری اصولوں میں سے ایک ہے۔

اپنی ساری فکریں خداوند پر ڈال دو

اور اپنی ساری فکر اسی پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہاری فکر ہے۔ (1 پطرس 5:7)

خداوند کے ساتھ چلتے ہوئے میں اس مقام تک پہنچنا چاہتی تھی جہاں استحکام ہو، فکر مندی نہ ہو، نہ غیر ضروری دلائل سے بھری ہول اور جہاں میں اپنی ساری فکریں اُس پر ڈال دوں۔

اس حصے میں میرے شوہر کے پاس خاص نعمت تھی۔ خدا کے ساتھ وہ کافی چیزوں میں سے گزرے ہیں اور گزرے کئی سالوں میں خدا نے انہیں حقیقی اطمینان اور سکون کا احساس بخشا ہے۔ (یہ ایک اچھی چیز ہے کیونکہ میں تو اتنی فکر کرنے والی ہوں کہ اگر ہم دونوں ہی ایک جیسے ہوتے تو ہمارا گزارنا ہوتا)۔

میں گھر کے بل ادا کرنے کی ذمہ داری نبھاتی تھی کیونکہ گھر کا سارا حساب کتاب میرے پاس تھا۔ ہر ماہ میں کیبلو لیٹر نکال کر گھر کے سارے بل جمع کرنا شروع کر دیتی تھی۔ میں اس کام کے ذریعے خود کو الجھن میں ڈال دیتی تھی اور فکر میں پڑ جاتی تھی کہ ہم کس طرح یہ تمام بل ادا کریں گے۔

دوسری طرف ڈیو کیمرے میں بچوں کے ساتھ کھیل میں مصروف ہوتے۔ وہ سب ٹیلی وژن دیکھنے کے ساتھ ساتھ ڈیو کے بالوں کے ساتھ کھیل رہے ہوتے یا ان کی کمر پر چڑھ کر زمین پر ریختے رہتے۔ میں ان کو تھمتے لگاتے اور ہنستے ہوتے اور بہترین وقت گزارتے ہوئے سن سکتی تھی۔

جلدی ہی مجھے ڈیو پر غصہ آجاتا تھا کیونکہ وہ زندگی سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے اور میں بہت مفلوک الحال ہو رہی تھی۔ لیکن ہوتا اسی طرح ہے کہ جب ہم مفلوک الحال ہوتے ہیں، ہم ہر اس شخص کے ساتھ ناراض ہو جاتے ہیں جو ہمارے ساتھ مفلوک الحال نہیں ہوتا۔

میں باورچی خانہ میں ہوتی اور اپنے ہاتھوں کو ملتتی ہوئی کہتی تھی ”اے پیارے خدا میں تجھ پر بھروسہ کرتی ہوں کہ اس ماہ بھی تو ہماری مدد کو آئے گا۔“ میں الفاظ تو صحیح استعمال کر رہی ہوتی تھی لیکن میں فکر مند اور مفلوک الحال ہوتی تھی۔

مہینے کا آخر آجاتا اور بلاشبہ خدا ہمارے پیسے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے معجزہ کر دیتا۔ پھر اگلے ماہ کی فکر مجھے آدباتی تھی۔ اگرچہ میں جانتی تھی کہ ہم ٹھیک خدا کی مرضی میں ہیں تو بھی میں فکر کرتی تھی۔

خدا پر بھروسہ کرنا ان حصوں میں سے ایک ہے جہاں ہمیں ذاتی تجربہ کی ضرورت ہے۔ یہ کسی مخصوص دعا کی سطور پڑھنے سے یا کسی کے ہم پر ہاتھ رکھنے سے نہیں آتا۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جو کوئی ہمیں دے سکتا ہے۔ ہمیں خود مخصوص وقت میں اسے اپنے لئے لینا ہے۔

خدا کے سامنے چلائیں

یارب! مجھ پر رحم کر کیونکہ میں دن بھر تجھ سے فریاد کرتا ہوں۔ زبور 86:3

مجھے صرف پیسے کے معاملات میں ہی خدا پر بھروسہ کرنا نہیں سیکھنا تھا بلکہ میری زندگی میں ایسے لمحات بھی آئے جب میں اتنی بری طرح سے زخمی ہوتی کہ میں اپنے آفس کے فرس پر ہی لیٹ گئی اور فریج کے پائے پکڑنے کہ اپنے آپ کو خدا سے دور کرنے سے باز رکھ سکوں۔ مجھے منہ کے بل سیدھا لیٹنا پڑا اور میں خدا کے سامنے چلا اٹھی، ”خداوند تجھے میری مدد کرنا ہوگی، اگر تو کچھ نہیں کرے گا تو میں زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔“

اس قسم کے بے انتہا مایوس کن لمحات ہی میں ہم خدا کو زیادہ بہتر طور پر جان سکتے ہیں۔ ایمانداری اور سچائی کی بات تو یہ ہے کہ خداوند کے سامنے ایک بچے کی طرح رونا اور مکمل طور پر اُس پر بھروسہ کرنا صحت مندانہ اقدام

ہے۔ جب ہم چلاتے ہیں تو ہمیں اس بات کی فکر نہیں کرنا چاہیے کہ ہماری آواز کیسی ہے یا ہم کیسے لگ رہے ہیں۔
مجھے یقین ہے کہ میری زندگی کے ایسے لمحات میں جب میں خداوند کے سامنے چلا رہی تھی میں، بہت بے
وقوف لگ رہی تھی لیکن میں پھر بھی چلا رہی تھی۔

آپ کس طرف جا رہے ہیں؟

یہ نہیں کہ میں محتاجی کے لحاظ سے کہتا ہوں کیونکہ میں نے یہ سیکھا ہے کہ
جس حالت میں ہوں اسی پر راضی رہوں۔ (فلپیوں 4:11)

اگر آپ اُس مقام پر نہیں ہیں جہاں آپ جانا چاہتے تھے تو اپنے آپ سے بے دل نہ ہوں۔ کس طرح
خداوند پر اپنی ساری فکر میں ڈالیں اور اس کے سامنے میں پوشیدہ مقام میں سکونت کریں یہ سیکھنے میں وقت اور تجربہ درکار
ہے۔

سوال یہ نہیں ہے کہ ”آپ اس وقت کہاں ہیں؟“ اس کے بجائے سوال یہ ہے کہ ”آپ کس طرف
جا رہے ہیں؟“

کیا آپ کچھ سیکھ رہے ہیں؟ کیا آپ تبدیل ہونے کے لئے تیار ہیں؟ کیا آپ بڑھنے کے لئے تیار
ہیں؟ ”اس کتاب کو اس وقت پڑھنا اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ آپ اپنے خوف، پریشانی اور بے اطمینانی پر قابو
پانے کے لئےنجیدہ ہیں۔ اب جو کچھ آپ کو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ خداوند پر اپنی ساری فکر ڈالنے کا تجربہ حاصل کریں تاکہ
آپ بے کار دلائل کو ترک کر سکیں۔

اپنی ذمہ داری پوری کریں لیکن اپنی فکر کو پھینک دیں!

”اپنے سب کام خداوند پر چھوڑ دے تو تیرے ارادے قائم رہیں گے۔“ (امثال 3:16)

میرا خیال ہے کہ میرے ہر چیز کا اندازہ لگانے کے پیچھے وجہ میرا زندگی بھر کا ناکامی کا خوف ہے۔ میں ہمیشہ سے ایک ذمہ دار انسان رہی ہوں اور چاہتی تھی کہ سب کام ٹھیک ٹھیک ہو جائیں لیکن ذمہ داری اٹھانے کے ساتھ ساتھ میں نے فکر بھی اٹھا رکھی تھی۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ اور یہ فکر نہ کریں کہ وہ کیوں چاہتا ہے کہ ہم اپنی فکر چھوڑ دیں؟ کیونکہ وہ ہماری فکر کرتا ہے۔

میں آپ کے بارے میں تو نہیں جانتی لیکن میں نے اپنی زندگی کے بہت سے سال اپنے آپ کو فکر اور پریشانی میں اذیت دینے میں گزار دیے، میں ان چیزوں کو قابو کرنے کی کوشش میں لگی رہتی تھی جو میرے اختیار میں نہ تھیں یا اس کوشش میں کہ ان چیزوں کو قابو میں کروں جو میرے قابو میں کرنے والی تھی ہی نہیں۔ اس کے نتیجے میں میری زندگی کے کئی سال ضائع ہو گئے۔

اگر آپ واقعی مایوس ہونا چاہتے ہیں تو ہر وقت گھومتے رہیں اور کسی نہ کسی ایسے کام کو کرنے کی کوشش کرتے رہیں جو آپ کے بس سے باہر ہے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو اس سے آپ ناقابل برداشت مایوسی کا شکار ہو جائیں گے۔

”خیر ہے“

قہر سے باز آ اور غضب کو چھوڑ دے۔ بیزار نہ ہو۔ اس سے بڑائی ہی نکلتی ہے۔ (زبور: 8:37)

جب ہم بھی خود کو ایسے حالات میں دیکھتی ہوں جن کے بارے میں میں کچھ نہیں کر سکتی تو میں نے یہ
یکھا ہے کہ خداوند پر اپنی فکر ڈالنے کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ سادگی سے کہہ دوں، ”اوہ اچھا“
مثال کے طور پر ایک دفعہ جب ڈیو نے کار میں نارنگی جو س گرا دیا اور تھوڑا سا جو س میری سوٹر پر بھی
گر گیا تو فوراً ہی ڈیو نے کہا ”ہلیس میں اس سے متاثر نہیں ہوا“ اور میں نے کہا ”اوہ اچھا“ اور وہ مسئلہ حل ہو گیا اور ہم
نے باقی کا دن اچھا گزار لیا۔

بعض اوقات حالات تو ہمیں نہیں اُلجھاتے لیکن بہت سے لوگ ہمیں اُلجھا دیتے ہیں۔ بد قسمتی سے میچوں
کی ایک بڑی تعداد زیادہ تر اُلجھن، مایوسی اور پریشانی کا شکار رہتی ہے۔ اُن کی زندگی میں اُلجھاؤ کی وجہ بڑی بڑی باتیں
نہیں ہیں بلکہ چھوٹی باتیں ہیں جو اُن کے منصوبے کے مطابق نہیں ہیں۔ اپنی فکر کو خداوند پر ڈالنے اور ”خیر ہے“ کہنے
کے بجائے وہ ہمیشہ ان باتوں کے بارے میں کچھ کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں جو اُن کے بس میں نہیں ہیں۔
ایک سے زیادہ مواقعوں پر اس سادہ جملے ”خیر ہے“ نے واقعی میری مدد کی ہے تاکہ میں اپنی حالت سے
نکل سکوں۔

ایک دفعہ ہمارے بیٹے ڈینی نے اپنے اسکول کا کام غلط کر دیا اور پھر وہ صفحہ پھاڑ دیا اور دوبارہ سے کام
شروع کر دیا۔ دوبارہ سے غلطی ہونے پر آخر کار وہ بیزار ہو گیا اور اُلجھ گیا اور اپنے کام کو چھوڑ دینا چاہتا تھا۔
پس اُس کے والد اور میں نے اُس کے ساتھ ”اوہ اچھا“ کہہ کر اس کی حوصلہ افزائی کی تاکہ وہ کام دوبارہ
شروع کر دے اور اس کا اثر یہ ہوا کہ اس کے بعد جب وہ کام چھوڑنے کی آزمائش میں پڑتا تو ہم کہتے ”ڈینی“ اور وہ کہتا
”خیر ہے“ اور پھر اپنے کام مکمل کر لیتا تھا۔

”متوازن ہوتے جائیں“

(1 پطرس 5:8)

”تم ہو شیار اور بیدار ہو۔۔۔“

بعض اوقات سخت حالات میں جو کام ہمیں کرنا چاہیے اُس کے راستے میں ہماری پریشانی آڑے آجاتی ہے۔ جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اپنا بہترین عمل کریں اور باقی خدا پر چھوڑ دیں۔ ہم اس وقت بہترین عمل کر سکتے ہیں جب ہمارا ذہن پرسکون اور بیدار ہوتا ہے۔ جب ہمارا ذہن پرسکون ہو گا تو یہ بے خوف، بے فکر اور اذیت کے بغیر ہو گا۔ جب ہمارا ذہن ہو شیار اور بیدار ہو گا تو ہم حالات پر غور کر کے فیصلہ کر سکیں گے کہ اس کے بارے میں کیا کریں اور کیا نہ کریں۔

ہم میں سے زیادہ تو لوگ اس وقت مصیبت میں پڑتے ہیں جب ہم توازن سے ہٹ جاتے ہیں یا تو ہم مکمل طور پر حالت جمود میں چلے جاتے ہیں کہ کچھ نہ کریں اور خدا سے توقع کرتے ہیں کہ وہی ہمارے لئے سب کچھ کرے گا یا ہم بہت زیادہ حرکت میں آجاتے ہیں اور زیادہ کوشش کرنے لگ جاتے ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہماری زندگی میں توازن قائم رہے تاکہ ہم زندگی کے کسی بھی حالات کا سامنا کر کے کہہ سکیں ”ہاں میرا ایمان ہے کہ ان حالات کے بارے میں مجھے کچھ تو کرنا ہی چاہیے لیکن اس سے زیادہ نہیں“ ہم میں سے کئی لوگوں کے ساتھ ایسا انکم ٹیکس کے وقت ہوتا ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے سارا سال ٹیکس کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے کافی رقم ادا کر دی ہے۔ پھر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اب بھی کچھ پیسہ ہم پر آتا ہے اور اس وقت ہمارے پاس وقت بھی کم رہ جاتا ہے اور ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ حکومت کے تقاضہ کے مطابق ادا کرنے کے لئے رقم کہاں سے حاصل کریں۔

بھٹکنے اور خوف اور فکر سے بھرنے کے بجائے ہمیں خدا کے پاس جانا اور کہنا چاہیے ”خداوند میں ان

حالات میں تجھ پر بھروسہ کر رہی ہوں لیکن کیا کوئی ایسا کام ہے جو تو چاہتا ہے کہ میں کروں؟“

ہو سکتا ہے کہ خدا ہم پر ظاہر کرے کہ ٹیکس ادا کرنے کے لئے کہیں سے پیسے ادھار لے لئے جائیں اور ساتھ ہی اسے جلد اتارنے کا طریقہ بھی ہمیں بتائے۔ جو کچھ بھی خدا ہمیں ہمارے مسئلے کے بارے میں ہم پر ظاہر کرے ہمیں چاہیے کہ اُس پر عمل کرنے میں بیدار ہوں۔ اور پھر نتیجہ کے لئے ہمیں اُس پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات ہم سوچتے ہیں کہ اپنے مسائل کو حل کرنے اور اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جو ہم کر رہے ہیں ہمیں اس سے زیادہ کرنا چاہیے۔ لیکن اگر ہم خدا سے رہنمائی لئے بغیر آگے بھاگے جاتے ہیں تو ہم جسم میں پھلتے ہیں اور ہماری تمام کوششیں بیکار ہیں۔ بعض اوقات ہمیں صرف ایک ارادہ کرنے کی ضرورت ہے اگرچہ ہمارا ذہن چلا رہا ہو ”تم کیا کرو گے؟“

ہمیں اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ جس خدا کی ہم خدمت کرتے ہیں وہ ہماری بساط سے زیادہ ہم سے نہیں چاہتا۔ جب ہم اتنا کام کر لیتے ہیں جتنا ہم جانتے ہیں باقی کے لئے ہم خدا پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ یہ ہے جسے میں توازن کہتی ہوں۔

مرد ایمان اور توازن

”ایمان ہی کے سبب سے ابرہام جب بُلایا گیا تو حکم مان کر اُس جگہ چلا گیا جسے میراث میں لینے والا تھا اور اگرچہ جانتا تھا کہ میں کہاں جاتا ہوں تو بھی روانہ ہو گیا۔“ (عبرانیوں 11:8)

ابرہام مرد ایمان اور متوازن تھا۔ ایک لمحہ کے لئے اس کے حالات پر غور کریں۔ خداوند کی فرمانبرداری کے لئے اس نے اپنے خاندان کو چھوڑا، اپنے دوستوں کو، اور اپنے گھر کو تاکہ کسی انجان جگہ جانے کے لئے سفر شروع کرے۔

مجھے یقین ہے کہ اس کے سفر کے ہر قدم پر ابلیس اس کے کان میں چلا رہا ہو گا کہ ”بے وقوف تو کہاں جا رہا ہے؟ جب رات ہوگی تو تو کیا کرے گا؟ کہاں سونے گا؟ تو کیا کھائے گا؟ ابراہام تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ تجھے کس طرح پتہ چلا کہ یہ خدا کا خیال ہے؟ کیا تو کسی اور کو جانتا ہے جسے خدا نے ایسا کرنے کو کہا ہو؟“

اپنی سوچوں کو (ذہن) کو تکلیف نہ دے

”اُس نے اُن سے کہا تم کیوں گھبراتے ہو؟ اور کس واسطے تمہارے دل میں شک پیدا ہوتے ہیں؟“

(لوقا 24:38)

ابلیس اُس کے سامنے چیخ رہا تھا پورا ابراہام چلتا ہی رہا۔ بائبل بتاتی ہے کہ اگرچہ وہ جانتا تھا کہ کہاں جاتا ہے، اُس نے اپنے ذہن کو اس کے بارے میں تکلیف نہ دی۔ (عبرانیوں 11:8)

بعض اوقات ہم اپنے ذہن کو پریشان کرتے ہیں! ہم میں سے کچھ فکر کرنا اتنا پسند کرتے ہیں کہ اگر ابلیس ہمیں فکر کرنے کو کچھ نہ بھی دے تو ہم خود اُسے کھود کر نکال لیتے ہیں۔

ایک لمحہ کے لئے اپنی سوچوں پر غور کریں۔ ہماری سوچوں میں کیا بھرا ہونا چاہیے؟ اس میں حمد و ستائش بھری ہونی چاہیے، خدا کا کلام بھرا ہونا چاہیے، نصیحت اور اصلاح، اُمید اور ایمان بھرا ہونا چاہیے۔

پورا دل ہم جن باتوں پر غور کرتے ہیں اگر ہم ان کی مختصر فہرست تیار کریں تو ہمیں افسوس ہو گا، اور ہم میں سے اکثر کو اس بات کا اقرار کرنا پڑے گا کہ ہمارا ذہن، فکر، جستجلاہٹ، خوف، تصورات، منصوبہ بندی، نظریاتی مباحثے، شک، پریشانی اور بے چینی سے بھرا ہوا ہے۔

تجیہ کے طور پر ہمارے ذہن میں ایمان کے کچھ پر زوں پر جال لگ چکا ہے۔ ہمیں ان جالوں کو جٹانا اور

روح القدس کے تیل سے اپنے ایمان کے پر زوں کو تیز کرنا ہے۔ جب بہت سالوں سے جتھے ہوئے ایمان کے یہ پر زے دوبارہ چلنا شروع ہوں گے تو ہمیں مشکل پیش آئے گی۔

ابہام کی طرح ہمیں ایمان میں قدم بڑھانا ہے اور جو کچھ کر سکتے ہیں وہ ہمیں کرنا ہے۔ اور باقی سب کچھ خدا پر چھوڑ دیں اور اس کے بارے میں اپنے ذہن کو تکلیف نہ دیں۔ ہمیں اپنے ایمان کے پر زوں کو چلانا ہے لیکن اپنے ذہن کو آرام دینا ہے۔

اپنی زندگی کو ضائع نہ کریں، فیصلہ کریں کہ آپ کی ذمہ داری کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ خدا کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کی کوشش نہ کریں جو کچھ آپ کر سکتے ہیں اور جس کی وہ آپ سے توقع کرتا ہے صرف وہ کریں اور باقی سب اُس پر چھوڑ دیں، اپنی ذمہ داری پوری کریں لیکن اپنی فکر اس پر ڈال دیں۔

نتیجہ

زبور 91 کی دوسری آیت میں پہلی آیت جیسا ہی پیغام ہے جس کو ہم پہلے ہی پانچ چکے ہیں۔
 ”جو حق تعالیٰ کے پردہ میں رہتا ہے، وہ قادر مطلق کے سایہ میں سکونت کرے گا۔ میں خداوند کے بارے میں کہوں گا وہی میری پناہ اور میرا گڑھ ہے۔ وہ میرا خدا ہے جس پر میرا توکل ہے۔“
 (زبور 91:1-2)

ہماری پناہ گاہ اور قلعہ

یہ دونوں آیات ہم پر ظاہر کرتی ہیں کہ ہمیں فکر مند، پریشان اور جھجھلانا نہیں چاہیے کیونکہ ہم خدا پر بھروسہ کر سکتے ہیں اور اس پر اعتبار کر سکتے ہیں۔

لیکن دوسری آیت یہ کہتی ہے کہ خدا ہماری پناہ گاہ ہے، وہ یہ بھی کہتی ہے کہ وہ ہمارا قلعہ ہے۔ پناہ گاہ قلعہ سے مختلف ہوتی ہے۔ پناہ گاہ ایسی پوشیدہ، خفیہ یا چھپنے کی جگہ جہاں دشمن ہمیں ڈھونڈ نہیں سکتا۔ اگر ہم خدا میں چھپے ہوئے ہیں، تو ابلیس ہمیں دریافت نہیں کر سکتا۔ جو کچھ ہو رہا ہے ہم تو اُسے دیکھ سکیں گے لیکن ہمیں ابلیس نہیں دیکھ سکے گا۔ وہ جان نہ پائے گا کہ ہم کہاں ہیں کیونکہ ہم اُس کی نظروں سے قادرِ مطلق کے ساتے میں چھپے ہوں گے۔

دوسری طرف قلعہ بچاؤ کی ظاہری جگہ ہے۔ دشمن کو پتہ ہے کہ ہم وہاں موجود ہیں لیکن وہ ہم تک پہنچ نہیں سکے گا۔ کیونکہ ہم اُس کی پہنچ سے دور ہیں۔ جیسا کہ پرانی مغربی فلموں میں دکھایا جاتا تھا کہ فوج اپنے دشمنوں کے خلاف لکڑی کے مضبوط قلعے تعمیر کرتے تھے۔

ہم یا تو چھپنے کی جگہ پر ہو سکتے ہیں جہاں سے ہم دشمن کو دیکھ سکتے ہیں اور وہ ہمیں دیکھ نہیں سکتا یا ہم ظاہری قلعہ میں ہو سکتے ہیں جہاں دشمن ہمیں دیکھ تو سکتا ہے لیکن ہم تک پہنچ نہیں سکتا کیونکہ ہم خدا کی محافظت سے گھرے ہوئے ہیں۔

دوسری آیت پہلی آیت کی طرح ہی خاص ہے کیونکہ اس پورے باب کے قیمتی وعدے ان دونوں آیتوں میں پائے جانے والی شرائط کے پورا ہونے پر منحصر ہیں۔ ”کیونکہ وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا کہ تیری سب راہوں میں تیری حفاظت کریں۔“ (آیت 11) اگر آیت ایک اور دو میں موجود شرائط پوری ہو جاتی ہیں، اگر ہم ان پر عمل کرتے ہیں۔

اُس پر تکیہ کریں

”کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ مسیح یسوع پر تمہارا ایمان ہے اور سب مقدس لوگوں سے محبت رکھتے ہو۔“ (کلیوں 1:4)

زبور 91 کی آیت دو میں زبور نویس کہتا ہے، ”میں خداوند کے بارے میں کہوں گا وہی میری پناہ اور میرا گڑھ ہے۔ وہ میرا خدا ہے جس پر میرا توکل ہے۔“ وہ صرف ہونٹوں سے اقرار کی طرف اشارہ نہیں کر رہا، ”خداوند کے بارے میں کہنے“ سے اُس کا صرف یہ مطلب نہیں کہ حوالہ یاد کریں۔ اور اُس کو اُوچی آواز میں دہرائیں۔ ”خداوند کے بارے میں کہنا“ سے مراد ہے کہ ہم واقعی اُس پر بھروسہ کرتے ہیں کہ ہم اپنا مکمل بھروسہ اُس پر رکھتے ہیں اور ہم اُس پر مکمل طور پر تکیہ کرتے ہیں۔

فلیپیوں 1:4 کے مطابق اصل میں ایمان یہی ہے کہ پوری انسانی شخصیت کا خدا پر تکیہ کرنا۔ اور اس کی قوت، حکمت اور بھلائی پر کامل بھروسہ اور اعتقاد رکھنا۔

کچھ عرصہ پہلے خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ ہم اپنے خوف کے باعث خدا پر تکیہ کرتے ہیں لیکن ہم اپنے پاؤں پر بھی اتنا وزن رکھتے ہیں کہ اگر خدا کہیں ہمیں چھوڑ کر دور چلا جائے تو ہم گرنے جائیں بلکہ ہم اپنے بل بوتے پر کھڑے رہ سکیں۔

ہم بتا سکتے ہیں کہ کس وقت ہم واقعی خدا پر تکیہ نہیں کئے ہوتے کیونکہ ہماری سوجھیں کچھ اس طرح ہوں گی ”ہاں میں خدا میں آپ پر بھروسہ رکھتی رہ کھتا ہوں، لیکن پھر بھی اگر آپ میری مدد کو نہ آئے تو میرے پاس ایک متبادل منصوبہ موجود ہے۔“

یہ خدا پر مکمل اور پورا بھروسہ نہیں ہے! خدا چاہتا ہے کہ ہم اُس پر بغیر کسی شرط کے بھروسہ کریں، جس

میں کوئی ناکامی کا خیال اور منصوبہ نہ ہو۔

کیا خدا واقعی آپ کی پناہ گاہ ہے؟ کیا وہ واقعی آپ کا قلعہ ہے؟ کیا آپ واقعی اُس پر تکیہ اور یقین کرتے اور بھروسہ کرتے ہیں؟ یا آپ صرف ہونٹوں ہی سے اُسکی عبادت کرتے ہیں؟

اگر آیت ایک اور دو آپ کے لئے حقیقی ثابت ہوئی ہے تو باقی زبور 91 آپ کے لئے شاندار اور نادر وعدوں سے بھر اہوا ہے۔

وہ آپ کو چھڑائے اور ڈھانپے گا

”کیونکہ وہ تجھے صیاد کے پھندے سے اور مہلک وبا سے چھڑائے گا۔ وہ تجھے اپنے پردوں سے چھپالے گا اور تجھے اس کے بازوؤں کے نیچے پناہ ملے گی۔ اُس کی سچائی ڈھال اور سپر ہے۔“ (زبور 91:3-4)

ان شاندار اور نادر وعدوں میں سے پہلا آیت تین اور چار میں پایا جاتا ہے جس میں خدا کے چھٹکارے اور حفاظت کا ذکر ہے۔ ڈھال اور سپر جنگ کے دوران استعمال ہونے والے حفاظت کے ہتھیار ہیں۔ بہت دفعہ ڈھال اتنی بڑی ہوتی تھی کہ کسی شخص کے پورے بدن کو ڈھانپنے کے لئے کافی ہوتی تھی اور دشمن کے تیروں سے اس کی حفاظت کرتی تھیں۔ کچھ ڈھالیں ہموار نہیں بلکہ گول ہوا کرتی تھیں تاکہ دائیں اور بائیں جانب سے آنے والے تیروں سے زیادہ حفاظت ہو سکے۔

دوسری طرف سپر چھوٹی ڈھال ہوا کرتی تھی جو بازو پر باندھی یا ہاتھ میں تھامی جاتی تھی۔ یہ آسنے سامنے لڑائی میں استعمال ہوتی تھی اور جب جنگجو اپنے دشمن سے لڑائی کرتا تھا اس وقت یہ پوری حفاظت بہم پہنچاتی تھی۔ یہ

اُس شبیہ کی طرح ہے جو ہمیں زبور 125:2 میں ملتی ہے، جہاں لکھا ہے کہ ”جیسے یروشلیم پہاڑوں سے گھرا ہے، ویسے ہی اَب سے اَب تک، خداوند اپنے لوگوں کو گھیرے رہے گا۔“

آپ یا میں کسی بھی قسم حالات میں کیوں نہ ہوں خدا ہماری طرف ہے۔ جو سکتا ہے کہ ہمیں ناامیدی ہو

لیکن اگر خداوند ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے (دیکھیں رومیوں 31:8)؟

خداوند ہماری طرف ہے کیونکہ اُس نے وعدہ کیا ہے ”۔۔۔ کیونکہ اُس نے خود فرمایا ہے کہ میں تجھ سے

ہرگز دست بردار نہ ہوں گا اور کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔“ (عبرانیوں 13:5) وہ ہمارے نیچے ہے کیونکہ بائبل بتاتی ہے کہ

وہ اپنے وعدوں سے ہمیں اٹھائے پھرتا ہے (دیکھیں 119:116) وہ ہمارے اُوپر ہے کیونکہ زبور 91:4 میں ہمیں بتایا

گیا ہے کہ ”وہ تجھے اپنے پروں سے چھپالے گا اور تجھے اُس کے بارؤں کے نیچے پناہ ملے گی۔ اُس کی سچائی ڈھال اور سپر

ہے۔“

اب اِس تصویر کو اپنے ذہنوں میں مضبوطی سے جمالیں۔ خدا آپ کے اطراف میں ہے۔ وہ آپ کے لئے

ہے۔ وہ آپ کے ساتھ ہے۔ وہ آپ کے نیچے اور آپ کے اُوپر ہے۔ صرف ابلیس ہے جو آپ کے خلاف ہے۔ اور جب

تک آپ قادرِ مطلق کے پوشیدہ مقام میں سکونت پذیر ہیں اُس وقت تک قادرِ مطلق کے سامنے اور اُس کے سانچے میں

قائم رہیں گے۔ اور ابلیس نہ تو آپ کو ڈھونڈ سکے گا اور نہ آپ تک پہنچ سکے گا!

اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو آپ خوف زدہ کیوں ہیں؟

تو خوف زدہ نہ ہو گا

”تو نہ رات کی ہیبت سے ڈرے گا۔ نہ دن کو اُڑنے والے تیر سے۔ نہ اُس دُبا سے جو آندھیرے میں چلتی ہے، نہ اُس ہلاکت

سے جو دوپہر کو ویران کرتی ہے، تیرے آس پاس ایک ہزار گر جائیں گے، اور تیرے دہننے ہاتھ کی طرف دس ہزار، لیکن وہ تیرے نزدیک نہ آئے گی۔ لیکن تو اپنی آنکھوں سے نگاہ کرے گا۔ اور شریروں کے انجام کو دیکھے گا۔ پر تو آے خداوند! میری پناہ ہے! تو نے حق تعالیٰ کو اپنا مسکن بنا لیا ہے۔“ (زبور 91:5-9)

مجھے اور آپ کو سکھانا ہے کہ کس طرح اپنے آپ کو خدا میں پوشیدہ رکھیں۔ اگر ہم اس پوشیدہ مقام میں رہنا سیکھ لیں گے تو ہم ابلیس کا دامنی تو ازن خراب کر دیں گے۔ ہم آرام سے بیٹھ کر اُسے اپنے تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھ سکیں، لیکن وہ ہم تک پہنچ نہیں پائے گا۔ کیونکہ ہم اُس کی پہنچ سے دور ہوں گے۔

مجھے سال پہلے خدا نے میری زندگی میں ایک عظیم تبدیلی پیدا کی۔ اُس وقت میں نے نجات حاصل کر لی تھی اور پاک روح کا پتہ سمجھ بھی پایا تھا۔ لیکن میں پھر بھی بہت زیادہ کشمکش کا شکار تھی اور بہت زیادہ مسائل کا شکار تھی۔ پھر خدا نے مجھے سکھانا شروع کیا کہ اگر میری زندگی میں کوئی استحکام آسکتا ہے تو وہ اُس کی حضوری میں رہنے ہی سے ہے۔

اپنی زندگی کے اس مقام پر میں اپنی زندگی کے نشیب و فراز سے اتنا تھک چکی تھی کہ میں استحکام کے لئے تڑپ رہی تھی۔ میں جذباتی ابتری میں نہیں رہنا چاہتی تھی۔ میں ایسے حالات کے ساتھ ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔ میں اپنی زندگی کے باقی ایام ابلیس پر چلانے میں صرف نہیں کرنا چاہتی تھی۔ میں اپنی زندگی میں آگے بڑھنا اور اُن برکات کو حاصل کرنا اور لطف اندوز ہونا چاہتی تھی جو بائبل کے مطابق خدا کا فرزند ہونے کے ناطے میری تھیں۔

جب میں اُس مقام پر پہنچ گئی جہاں خدا نے مجھے اپنی حضوری میں رہنے کے بارے میں سکھانا شروع کیا۔ بہت سال تک میں نے اس کے بارے میں سیکھا اور اس کو زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی میں کام میں لانا شروع کیا۔ اب کئی سالوں کے بعد میں مشکل ہی سے آپ کو بتا سکتی ہوں کہ میری زندگی میں کس قدر تبدیلی آگئی

ہے۔ میں اس قدر خوش اور مستحکم ہوں۔ اس کاہرگز مطلب نہیں مجھے کبھی مصائب کا سامنا نہیں کرنا پڑا، اس کاہرگز یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ میں نے جدوجہد نہیں کی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ضرور ہے کہ زندگی کے مصائب اور جدوجہد میں میں اُسکی حضوری میں قائم رہ سکی۔

زبور 91 آدب کا اچھا شہکار ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک سچ ہے اور میں اس سچائی کو اپنی زندگی سے ثابت بھی کر سکتی ہوں۔

اگر آپ صرف پوشیدہ جگہ میں رہنا سیکھ لیں تو ابلیس آپ کے اوپر حاوی نہیں ہو گا۔ وہ آپ کے اوپر قابو نہیں رکھ سکے گا۔

جب خداوند کو آپ اپنی پناہ گاہ اور اس اعلیٰ ذات کو اپنے رہنے کی جگہ بنا لیں گے تو آپ بیٹھ کر شریک انجام کو دیکھ سکیں گے لیکن کوئی آفت آپ تک نہیں پہنچ سکے گی۔

کوئی آفت آپ تک نہیں پہنچ پائے گی

”تجھ پر کوئی آفت نہیں آئے گی۔ اور کوئی وبا تیرے خیمہ کے نزدیک نہیں پہنچے گی۔ کیونکہ وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا کہ تیری سب راہوں میں تیری حفاظت کریں۔ وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اٹھالیں گے، تا کہ ایمانہ ہو کہ تیرے پاؤں کا پتھر سے ٹھیس لگے۔“ (زبور 91:10-12)

انگریزی کے ایپلوفائلڈ ترجمہ میں واضح طور پر بیان ہے کہ محافظت کا فرشتہ حاضر رہتا ہے اگر ہم خدا کی خدمت کرتے اور اس کی فرمانبرداری میں چلتے ہیں۔

ایک خاتون جو میرے لئے کام کرتی تھی ایک دن کشمی میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اسی دسویں آیت کا ورد کر رہی تھی کہ کوئی وبا تیرے خیمہ کے نزدیک نہیں پہنچے گی کیونکہ وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا۔۔۔“ اپنا تک کشمی ایک لہر سے ٹکرائی اور اُلٹ گئی اور اس خاتون کا سر کشمی کے کنارے سے ٹکرا گیا۔

وہ تو حیران و پریشان ہی ہو گئی۔ وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ کس طرح ہو سکتا ہے کیونکہ وہ تو اس حفاظت کی آیت کا اقرار کر رہی تھی اور اپنے لئے مانگ رہی تھی، وہ بہت بے دل ہو گئی۔ جب اُس نے خداوند سے اس کے بارے میں پوچھا اُس نے اُس سے کہا ”تم مر نہیں گئی کیا یہ سچ ہے کہ نہیں؟“ اگرچہ اُس نے اس طرح تو نہیں سوچا تھا لیکن اُس کے فرشتوں نے اُس کی جان کی حفاظت کی۔

آپ کیا سوچتے ہیں کہ اگر خدا کے فرشتوں نے آپ کی حفاظت نہ کی ہوتی تو آپ کتنی دفعہ ہلاک ہو چکتے ہوتے؟ عین ممکن ہے کہ اتنی مرتبہ جو آپ سوچ ہی نہیں سکتے!

ہمیں اس چیز کے بارے میں شکایت نہیں کرنی چاہیے جو ہم خدا کو کرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔ ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے جو وہ کر رہا ہے۔

تو دشمن کو روندے گا

تو شیر اور افعی کو روندے گا۔ تو جوان شیر اور اژدہا کو پامال کرے گا۔“ (زبور 91:13)

لوقا 10:19 اس آیت کا cross refrence یہ آیات اس کو اور زیادہ اچھے طریقہ سے بیان کرتی ہے، شیر، افعی، بچھو اور سانپ کس کی نمائندگی کرتے ہیں؟ ”دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا کہ سانپوں اور بچھوؤں کو پکچو اور

دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچے گا۔“ شیر، افعی، بچھو اور سانپ دشمن کی نمائندگی کرتے ہیں۔ خدا نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ ان کو کچلیں اور روندیں، جو اختیار اُس نے ہمیں دیا ہے اُس کے لئے لفظ ”انگوزیہ exousia“ سے مراد ”پہرہ کیا گیا اختیار ہے“ جو یسوع سے ہمیں ملا ہے۔ اگر ہم اِس کو استعمال کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو ہم اپنے دشمن کو کچل سکیں گے۔ یہ ہے خدا میں ہماری یگہ جب ہم اپنے جائز مقام کو قبول کرتے ہیں۔

کیونکہ ہم اُس سے محبت کرتے ہیں

”چونکہ اس نے مجھ سے دل لگایا ہے اس لئے میں اسے چھڑاؤں گا۔ میں اسے سرفراز کروں گا کیونکہ اس نے میرا نام بیچا نا ہے۔ وہ مجھے لپکارے گا اور میں اسے جواب دوں گا۔ میں مصیبت میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ میں اسے چھڑاؤں گا اور عرت بخشوں گا۔“ (زبور 91:14-15)

غور کریں کہ خدا کی برکات اور محافظت کے قابل ہونے کے لئے ہمیں اس کے نام کا شخصی علم ہونا چاہیے۔ خدا کے ساتھ ہمارے تعلق کا انحصار ہمارے ماں یا باپ یا دوستوں پر نہیں ہو سکتا۔ خدا کے ساتھ ہمیں خود تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔ ہمیں پوشیدہ مقام میں جانا اور خدا کے ساتھ وقت گزارنا ہے۔ بہت دفعہ ہم اس حوالے کے ”مجھے چھڑا“ والے حصہ کے بارے میں ہی سوچتے رہتے ہیں ”مجھے چھڑا،“ ”مجھے چھڑا“، لیکن چھڑا کا ایک عمل ہے۔ جب ہم مصیبت میں ہوتے ہیں تو سب سے پہلے خدا اُس مصیبت میں ہمارے ساتھ ہو گا وہ ہمیں زور دے گا اور ہمیں اُس میں فتح مندی سے نکال لے گا۔ پھر وہ ہمیں چھڑائے گا، اور جلال بخشنے گا۔

بہت سال تک جب میں اپنے ماضی پر غلبہ پانے کی کوشش کر رہی تھی تو خدا ان آزمائشوں اور مصائب میں میرے ساتھ تھا۔ لیکن جب اُس نے مجھے چھٹکارا دینا شروع کیا تو اُس نے مجھے عزت بھی بخشنا شروع کی۔ جب آپ مصیبت میں ہوتے ہیں تو کیا آپ انسانی مدد کی تلاش کرتے ہیں یا خدا کی؟ شروع میں تو مشکل لگے گا لیکن آپ کو اپنی زندگی میں اس مقام تک پہنچنے کی ضرورت ہے کہ جب آپ مصیبت میں ہوں یا کوئی فیصلہ کرنے کی ضرورت ہو تو آپ خدا کے پاس بھاگے جائیں نہ کہ لوگوں کے پاس۔ لوگوں کے گروہ کو بلانے اور اپنی زندگی کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ وہ یہ بھی اچھی طرح نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم میں سے اکثر کے پاس دوسروں کو مشورہ یا نصیحت دینے کی کوشش کے علاوہ کرنے کو کافی کچھ ہے تاکہ اپنی زندگی اچھی طرح سے گزار سکیں۔ اس کے بجائے خدا کے پاس بھاگنا سیکھیں۔ اس پوشیدہ جگہ میں بھاگنا سیکھیں۔ اُس رہنے کی جگہ میں، اُس چھپنے کی جگہ میں۔

یہ کہنا سیکھیں ”خداوند کوئی میری مدد نہیں کر سکتا لیکن صرف تو، میں مکمل طور پر تجھ پر انحصار کرتا کرتی ہوں“

بہت دفعہ خدا ہماری مدد کے لئے کسی کو مخصوص کرتا ہے، لیکن اگر ہم خدا سے پہلے انسانوں کے پاس جاتے ہیں تو یہ خدا کی لہانت ہے۔ ہمیں خدا کے پاس پہلے جانا سیکھنا ہے اور کہیں ”خداوند اگر تو کسی کو میری مدد کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے تو اس شخص کو لے اور میرے لئے مسح کر کیونکہ میں نہیں چاہتا چاہتی کہ کوئی بھی اٹھ کر مجھے بتائے کہ مجھے کیا کرنا ہے، مجھے تجھ سے کلام چاہیے یا کچھ نہیں چاہیے“

لمبی زندگی کے ساتھ

”میں اسے عمر کی درازی سے آسودہ کروں گا۔ اور اپنی نجات اسے دکھاؤں گا۔“ (زبور 91:13)

بعض اوقات یہ کہنا آسان ہے کہ بدن کے کچھ گناہ جیسے شراب نوشی، نشہ، جنسی بے راہ روی موت کا سبب بنتے ہیں۔ لیکن ہم فکر، پریشانی اور دلائل جیسے گناہوں کو ہکا سمجھنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ ہم ان کو یہ کہہ کر عقلی استدلال پر ڈال دیتے ہیں کہ حقیقی طور پر یہ گناہ نہیں ہیں۔ لیکن یہ گناہ ہیں یہ بھی ہمارے بدن پر سوار ہو کر دل کے دورہ، السر اور ہائی بلڈ پریشر کے ذریعے ہماری جلد موت کا سبب بنتے ہیں۔

لیکن خدا کا منصوبہ ہمارے لئے یہ ہے کہ ہم لمبی عمر کے ساتھ مطمئن ہوں اور اس زبور کے شاندار، نادر و عدول کا تجربہ کریں۔

جب آپ زندگی کی شاہراہ پر آگے بڑھیں گے اور اہلیں آپ پر حملہ کرے گا تو زبور 2-1:91 کے حکموں پر عمل کریں، یعنی حق تعالیٰ کے پردہ میں رہیں اور قادرِ مطلق کے سایہ میں سکونت کریں، اُس پر تکیہ کریں اور اُسے اپنی پناہ گاہ اور قلعہ بنا لیں۔

اشاروں کے مطابق چلیں

”مگر میں اپنے جی اٹھنے بعد تم سے پہلے گلیل کو جاؤں گا۔“ (مرقس 14:28)

پس راستے کے اشارے یوں ہیں (۱) خدا پر بھروسہ کریں اور فکر نہ کریں۔ (۲) خوف نہ کریں اور نہ ہی پریشان ہوں۔ (۳) اپنی ساری فکر اس پر ڈال دیں اور دلائل کو چھوڑ دیں۔

دائیں یا بائیں مڑنے سے بچنے کے لئے ان اشاروں پر غور کریں۔ اگر آپ اپنے آپ کو کسی ایک جانب مڑتا ہوا محسوس کریں، اپنے آپ کو ٹکرایا گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔

مسیحی سفر میں شاہراہ سے ہٹنے کی خاص وجہ فکر ہے۔ یوحنا 5:15 میں یسوع نے کہا، ”میں انگور کا درخت ہوں تم ڈالیاں ہو، جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں وہی بہت پھل لاتا ہے، کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔“ اس آیت ہر غور و غوص کریں اور لفظ ”کچھ نہیں“ کو اپنے ارد گرد لپیٹ لیں۔ فکر آپ کے حالات کو تبدیل کرنے کے لئے کچھ نہیں کر سکتی۔ اس کے بجائے ایمان کارویہ کل کے بارے میں نہ تو فکر کرتا ہے، نہ ہی الجھتا ہے اور نہ ہی پریشان ہوتا ہے۔ کیونکہ ایمان جانتا ہے کہ جہاں وہ جائے گا یسوع اُس سے پہلے ہی وہاں موجود ہو گا۔

یہ ضروری نہیں کہ جو کچھ آپ کی زندگی میں ہو رہا ہے اُس کے پیچھے ساری وجہ کو جانیں اور سمجھیں، ایمان رکھیں کہ جو کچھ آپ کو جاننے کی ضرورت ہے خداوند وہ آپ پر ظاہر کر دے گا۔ اس کو جاننے میں مطمئن ہوں جو سب کچھ جانتا اور کرتا ہے اچھے طریقے سے فیصلہ کریں۔

حصہ دوئم

فکر مندی پر غلبہ پانے والی آیات

مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر انکا اقرار کریں تو یہ فکرمندی سے آزاد زندگی گزارنے میں آپکی مدد کریں گئیں۔

آدمی کا دل فکرمندی سے دب جاتا ہے لیکن اچھی بات سے خوش ہوتا ہے۔ (امثال 12:25)

مصیبت زدہ کے تمام ایام بڑے ہیں پر خوش دل ہمیشہ جشن کرتا ہے۔ (امثال 15:15)

جس کا دل قائم ہے تو اسے سلامت رکھئے گا۔ (یسعیاہ 3:26)

اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیہ پہنیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟²⁶ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟
(متی 25-26)

اس لئے فکر مند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیہ پہنیں گے یا کیا پہنیں گے؟ (متی 6:31)

پس کل کے لئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کر لے گا۔ آج کے لئے آج ہی کا ذکر کافی ہے۔
(متی 6:34)

اور دنیا کی فکر اور دولت کا فریب اور اور چیزوں کا لالچ داخل ہو کر کلام کو دبا دیتے ہیں اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے۔

(مرقس 4:19)

میں تمہیں اطمینان دے جاتا ہوں۔ اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہوں۔ جس طرح دنیا دیتی ہے میں تمہیں اُس طرح نہیں دیتا۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔ (یوحنا 14:27)

پس میں یہ چاہتا ہوں کہ تم بے فکر رہو۔ (1 کرنتھیوں 7:32)

کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلہ سے شکرگذاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح مسوع میں محفوظ رکھے گا۔ (فلپیوں 4:6-7)

غرض اے بھائیو! جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دلکش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں ان پر غور کیا کرو۔ (فلپیوں 4:8)

اور اپنی ساری فکر اسی پر ڈال دو کیونکہ اُسکو تمہاری فکر ہے۔ (1 پطرس 5:7)

فکر مندی پر غلبہ پانے کی دُعا

اے باپ،

میری مدد کر کہ میں فکر مند نہ ہوں۔ میں جان گیا ہوں کہ فکر مندی میرے لئے اچھائی نہیں بلکہ ابتری ہی لاتی ہے۔ میری مدد فرما کہ میرا ذہن اچھی باتوں کی طرف ہی مائل رہے تاکہ یہ میرے لئے اور تیری بادشاہی کے لئے مفید ہو۔ ا

اے خداوند میں تیرا شکر یہ ادا کرتی ہوں کہ تو میری دیکھ بھال کر رہا ہے۔ تو میری زندگی کے لئے ایک اچھا منصوبہ رکھتا ہے۔ میں ان ہدایات پر عمل کروں گا جو تو نے مجھے اس منصوبہ کی تکمیل کے دی ہیں۔ میں تجھ پر اور تیرے کلام بھروسہ کرتا ہوں۔ میں اپنی ساری فکریں تجھ پر ڈالتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تو میری فکر کرتا ہے۔
یسوع کے نام میں آمین

نجات کے لیے دُعا

خدا آپ سے محبت کرتا ہے اور ذاتی تعلق قائم کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول نہیں کیا تو آپ اسی وقت ایسا کر سکتے ہیں۔ اپنا دل خداوند کے لیے کھولیں اور یہ دُعا کریں۔

آسمانی باپ میں جانتا ہوں کہ میں نے تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔ مجھے معاف فرما اور دھوکہ صاف کر۔ میں تیرے بیٹے یسوع مسیح پر ایمان لاسنے کا وعدہ کرتا ہوں، میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ میرے لیے مر گیا۔ وہ میرے گناہوں کو لے کر صلیب پر مصلوب ہو گیا۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا۔ میں اسی وقت اپنی زندگی خداوند یسوع مسیح کو دیتا ہوں۔

آسمانی باپ میں معافی اور ابدی زندگی کے لیے تیری شکر گزاری کرتا ہوں۔ میری مدد فرماتا کہ میں تیرے لیے زندگی بسر کروں۔ یسوع کے نام میں آمین۔

جیسا کہ آپ نے اپنے دل سے دُعا کی ہے۔ خدا نے آپ کو قبول فرما کر پاک صاف کر کے ابدی موت سے آزادی بخش دی ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات کو پڑھنے میں وقت گزاریں اور اپنی نئی زندگی کے سفر میں خدا کے ساتھ چلتے ہوئے خدا سے ہمکلام ہونے کی دُعا کریں۔

یوحنا 1.16/3 کرنتھیوں 3-15، 4/1، فیلیوں 2/2، 1.8، 9-1.9/1 یوحنا 14-15، 1-1.1/5 یوحنا 13-12/5

یسوع مسیح کے ساتھ بڑھنے کے لیے انجیلی تعلیمات کو ماننے والی کلیسیاء میں شمولیت کے لیے دُعا کریں

خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہر روز بکثرت زندگی گزارنے کے لیے آپکی رہنمائی کریگا۔

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا!

پریشانی اور فکر مندگی ایسا گناہ ہے جو آپ کا اطمینان چھین لیتا ہے۔ آپ کو جسمانی طور پر نڈھال کرتا ہے اور یہاں تک آپ بیمار ہو جاتے ہیں۔ یہ ایمان کی ضد ہے۔ اور آپ کے حالات کو بدلنے میں کوئی کردار ادا نہیں کرتا۔ اگر آپ اس بات کا شکار ہو چکے ہیں کہ اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق خود اپنے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں تو یہ کتاب یقیناً آپ ہی کیلئے ہے!

بہترین مصنفہ، جوئیس مارکلام مقدس میں خاکہ پیش کرتی ہیں اور شخصی زندگی کے تجربات سے مثالیں دے کر سکھاتی ہیں تاکہ آپ کی مدد کی جاسکے تاکہ آپ دریافت کر سکیں کہ حقیقی طور پر اپنی تمام فکر کو کیسے خدا پر ڈالیں۔ یہ قدرت سے بھرپور سچائیاں آپ کی مدد کریں گی تاکہ آپ سیکھ سکیں کہ اپنی شخصی ذمہ داری سے غفلت برتتے بغیر خدا کی پوشیدہ پناہ گاہ میں کیسے سکونت کی جائے۔ جوئیس مارکلام یہ نصیحت بھی کرتی ہیں کہ غیر ضروری ناقابل فہم پریشانی اور خوف سے کیسے بچنا جائے۔

آپ سیکھ سکتے ہیں کہ اپنی زندگی سے کیسے لطف اٹھائیں اور اس بات کا بھی یقین دلاتی ہیں کہ مسیح یسوع میں آپ کا مستقبل محفوظ ہے!

اسی سلسلہ کی دیگر کتب

☆ افسردگی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں (Straight Talk on Depression)

☆ بے حوصلگی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں (Straight Talk on Discouragement)

☆ خوف کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں (Straight Talk on Fear)

☆ غیر تحفظ کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں (Straight Talk on Insecurity)

☆ تنہائی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں (Straight Talk on Loneliness)

☆ دباؤ کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں (Straight Talk on Stress)